سلسلہ اشاعت ۴
مروّجہ فاتحہ اور نذر و نیاز کے موضوع پر
لاجواب تحقیقی کتاب
نَذر و نیاز
تالیف لطیف
علامہ الحاج سید شاہ محمد اشتیاق عالم شہبازی
سجادہ نشین خانقاہ شہبازیہ، بھاگلپور۔
دارُالاشاعت
حضرت مولینا ولی العالم اکیڈمی خانقاہ شہبازیہ ملاچک بھاگلپور

مروّجہ فاتحہ اور نذر و نیاز کے موضوع پر ایک تحقیقی تصنیف

# اثبات الفتوح والنُذورِ لِنُصرَۃِ اَصحابِ القبور

مسمی بہ

# نذر و نیاز

تصنیف لطیف ۔ مرشد الانام خطیب اعظمِ ہند حضرت علامہ الحاج ابو الفرح

سید شاہ محمد اشتیاق عالم ضیاء شہبازی مدظلہ العالی

سجادہ نشین و متولی خانقاہ عالیہ شہبازیہ، بھاگلپور

دار الاشاعت

حضرت مولانا ولی العالم اکیڈمی، خانقاہ عالیہ شہبازیہ، ملا چک، بھاگلپور، بہار

نام کتاب : اثبات الفتوح والنُذورِ لِنُصرَۃِ اَصحابِ القبور

**مسمی بہ نذر و نیاز**

مصنف : مرشد الانام خطیب اعظم ہند حضرت علامہ الحاج ابو الفرح سید شاہ محمد ذکی العالم المعروف سید شاہ محمد اشتیاق عالم ضیاء شہبازی مدظلہ العالی سجادہ نشین ومتولی خانقاہ عالیہ شہبازیہ ملا چک، بھاگلپور

ناشر : شہبازیہ روحانی علمی مرکز مولانا ولی العالم اکیڈمی، ملا چک، بھاگلپور

Shahbazia Spiritual and Educational Centre

کمپوزنگ : **مائکرو**، تاتارپور (ایسٹ)، بھاگلپور

تعداد اشاعت : ایک ہزار

سن اشاعت : ۲۰۰۵ء

ہدیہ : Rs 18/-

ملنے کے پتے : خانقاہ عالیہ شہبازیہ، ملا چک، بھاگلپور، بہار

کتاب منزل، تاتارپور چوک، بھاگلپور

# انتساب

اثبات الفتوح والنُذورِ لِنُصرَۃِ اَصحابِ القبور

## مسمی بہ نذر و نیاز

منسوب ہے بحضور قطبِ فلک ولایت، مخزن گوہر شطاریہ، منبعِ نوادراتِ قادریہ، سرچشمۂ فیضانِ چشتیہ، بحر ذخار چہاردہ خانوادہ روحانیہ حضور سید المحدثین امام العارفین حضرت **میر سید شاہ یٰسین سامانی** الدھلوی ثم جونا گڑھی قدس اللہ سرہٗ العزیز (المتوفی ۱۱۰۷ھ المدفن محلہ خندق پر، بہار شریف)

یعنی پیر و مرشد حضور **سلطان العارفین مولانا شہباز محمد بھاگلپوری قدس سرہٗ**

بگوا اے دل حضور شاہِ یٰسین
سلام اے ماہِ یٰسین آل یٰسین

فقیر سراپا تقصیر
سید شاہ محمد اشتیاق عالم ضیا شہبازی
سجادہ نشین خانقاہ عالیہ شہبازیہ
ملا چک، بھاگلپور

# فہرست مضامین

# حَدیثِ نیاز

زبان لفظ وقلم سب تری عطائیں ہیں

خدایا شکر ادا پھر بھی کر نہیں سکتا

اللہ پاک کی ذات ہی تمام حمد وثناء کی مستحق ہے کہ وہ خالقِ کائنات ہے تمام حرکت وسکون ،نشست وبرخاست ، خلوت وجلوت ،علوم وادراک اسی کی نوازشوں اور مہربانیوں کی بدولت ہے اسی لئے ساری کائنات میں وہی ایک ذات بے نیاز ہے۔ ماسوااسکے سب اسی کے نیازمند ہیں کسی نے سچ کہا ہے۔

ہر گل میں رنگ تیرا آیا نظر چمن میں

پاتا ہوں بو تری ہی نسرین ونسترن میں

حق بیں نگاہ ہر جا دیکھے گی تیرا جلوہ

خلوت میں بھی تُو ہی ہے تُو ہی ہے انجمن میں

بے انتہا بے شمار درود وسلام اس خیر البشر ،نورِ مُجسّم کی بارگاہِ قدس میں انتہائی نیاز مندی کے ساتھ نذر ہے جو آبروئے کائنات ہے، ذریعۂ نجات ہے جسکی بھیگی ہوئی آنکھیں گنہ گارانِ امت کے لئے بارگاہِ الٰہی سے بخشش کی ضمانت لیتی ہیں جسکے زخمی پائے مبارک اور خون آلودہ قبائیں راہِ ہدایت کو کہکشاں کا جمال عطا کرتی ہیں جسکی صفات عالیہ صفات الٰہی کا مظہر ہیں جو حقیقت میں نور ہے بعثت میں بشر، ہر ٹوٹے ہوئے دل کو جس کا آسرا ہے، ہر بکھری ہوئی زندگی جسکی نگاہ لطف کی امیدوار ہے اس بزرگ ذات کی تبعیت میں درودو

سلام کے ہزاروں مہکتے جھونکے اس آستانِ کیواں جناب میں بہ ہزار آداب و نیاز داخل ہونے کا شرف حاصل کریں جنہیں نبی نے اَھْلُ بیتی کے مخصوص لقب سے نوازا ہے کہ ان کی ذات بعد نبوت سب سے زیادہ وزن دار ہے، گمراہیوں کے اتھاہ سمندر میں وہی سفینۂ نوح ہے۔ انہیں ذواتِ قدسیہ سے اللہ نے رجس اور ناپاکی دور کرنے کا ارادہ ظاہر فرمایا اور انہیں ستھرا کر دیا اور اللہ کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی محبت کو اپنی اور خدا کی محبت قرار دیا اور ان کی دشمنی کو اپنی اور خدا کی دشمنی قرار دیا اور وہ اہلبیت نبی کے گھر والے ہیں۔ جنھیں ہم علی، فاطمہ، حسن، حُسین علیھم السلام کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ اور ان کی ذریات کو سادات کرام کہتے ہیں مقدس درود و سلام کے خوشگوار جوئے بار مُسلسل جاری رہیں ان کی مقدس ازواج مطہرات کی دہلیز عصمت پر جو تمام مومنوں کی مائیں ہیں۔ فیضان نبوت و رسالت کا سر چشمہ اور حضور صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کے قرب کی نعمت سے مالا مال ہیں۔ اور بیش بہا درود و سلام کے گوہر آبدار خلفائے راشدین اور اصحاب کبار کی بارگاہ محبت میں جنھوں نے عشق رسول کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنالیا تن، من، دھن سب ایک اشارۂ ابرو پر قربان کر دیا۔ جن کے لئے سامان حیات اگر کچھ تھا تو عشق رسول ہی تھا اور زادِ آخرت بنا تو عشق رسول ہی بنا۔ خدائے پاک نے انکی محبتوں کا ثمرہ انہیں زندگی ہی میں عطا کر دیا کہ سب کے سب جنتی قرار دئے گئے اور قرآن پاک نے انہیں رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُم وَ رَضُوْا عَنْہُ (ان سب سے اللہ راضی اور وہ اللہ سے راضی) کا مژدۂ حیات بخش دے دیا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنا وَ مَوْلَانا مُحَمَّد وَ عَلٰی آلِ سَیِّدِنَا وَ مُوْلَانَا مُحَمَّد وَبَارِكْ وَسَلِّمْ وَصَلِّ وَسَلِّم عَلٰی جَمِیْعِ الْاَنْبِیاءِ وَالْمُرسَلِیْنَ وَعَلٰی اَزْوَاجِہٖ وَ خُلَفَائِہٖ وَاَھْلِ طَاعَتِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

اما بعد :- حقیر و فقیر بندۂ سراپا تقصیر عاجز و عاصی سید شاہ محمد اشتیاق عالم جاروب کش بارگاہ شہبازی عرض گزار ہے رسالہ ھٰذا۔

## اثبات الفتوح والنُذورِ لِنُصرةِ اَصحابِ القبور

مسمّٰی بہ ''نذر و نیاز'' آپکے زیر مطالعہ ہے۔ یہ شہبازیہ علمی روحانی مرکز کے شعبۂ نشر و اشاعت حضرت مولٰینا ولی العالم اکیڈمی' کے پر خلوص محبت آمیز شدید اصرار کا نتیجہ ہے اور اشاعت کی ترتیب کے اعتبار سے چوتھی پیش کش ہے۔ پہلی تخلیق مستند و معتبر سوانحی خاکہ بنام ''سلطان العارفین'' کی اشاعت عمل میں آئی وہ قطب الاقطاب غوث الاسلام مخدوم جہانی ابوحنیفۂ ثانی گیارہوں صدی ہجری کے مجدد حضرت مولانا شہباز محمد عرش مقامی قدس سرہٗ النورانی کی حیات پاک اور آپ کے مرشدین نیز خلفاء و مریدین اور آپکے سجادگان و اہل خاندان خانقاہ اور اسکی تاریخی معلومات پر مشتمل انتہائی مفید اور مبسوط تصنیف ہے۔ دوسری پیش کش جدید لب ولہجہ کی نعتوں کا مجموعہ ''سبز حروف کے شجر'' کے نام سے سامنے آیا اور اہل علم و فن سے خوب خوب داد و تحسین وصول کیا۔ اسے ادباء، وشعراء نے بہت سراہا۔ اشاعتی ترتیب میں تیسرا رسالہ رفع الموھومات والاشتباہ فی معمولاتِ الخانقاہ'' مسمی بہ ''مناہج اشرف''، جسکی رسم اجراء حضور سلطان العارفین مخدومنا و مولانا شہباز محمد قدس سرہٗ کے ۳۷۶ ویں عرس مقدس کے موقع پر جو حسب دستور قدیم ۱۶/۱۵/ ۱۷ر صفر المظفر کو ہوا کرتا ہے بڑے عرس کی شب مورخہ ۱۶ر صفر المظفر مطابق ۷ر اپریل ۲۰۰۴ء کو مہتم بالشان طریقہ سے عمل میں آئی۔ خانقاہ اشرفیہ حسینہ سرکار کلاں کے ولیعہد سجادہ مولانا الحاج سید محمود اشرف کے ہاتھوں رسم اجراء انجام پائی۔ رسالہ کی پہلی کاپی کے لئے بولیاں لگ گئیں اور خانقاہ شہبازیہ کے ایک عقیدت کیش جناب مظہر اختر شکیل نے چھپن (۵۶) ہزار روپیہ کی

خطیر رقم ادا کر کے پہلی کاپی حاصل کی۔ اس روح پرور منظر نے حضرت مولانا ولی العالم اکیڈمی کے رفقائے کار کے جذبات کو بڑی سرعت کے ساتھ مہمیز لگائی اور اشاعتی سرگرمیاں تیز سے تیز ہوتی چلی گئیں۔ تمام عزیزوں نے مختلف عنوان کے تحت رسالوں کی فرمائش کر ڈالی اور اتنے ہی پر بس نہیں بلکہ قلم کاغذ سنبھال کر فقیر کے سامنے آ گئے۔ ظاہر ہے کہ ایک مضمون کا لکھنا لکھانا قلم برداشتہ کتنا دشوار ہوتا ہے جو اس راہ سے گزرنے والے ہم سفر ہی اچھی طرح جانتے ہیں اسی کے ساتھ کسی کتاب کی تصنیف و تالیف کے لئے کتنا وقت درکار ہوتا ہے۔ ذہنی سکون کی کتنی ضرورت ہوتی ہے احضار ذہنی کا کتنا دخل ہوتا ہے صاحب تصنیف و تالیف ہی سمجھ سکتے ہیں اور یہ فقیر سراپا تقصیر کچھ عرصہ سے شدید ذہنی خلجان کا شکار رہا۔ مسلسل علالت نے تقریری و تحریری سرگرمیوں کو کافی حد تک نڈھال کر دیا۔ مزید براں یہ قیامت صغریٰ ٹوٹ پڑی کہ والدی و مرشدی حضرت امولنا الحاج ا سید شاہ صفی العالم شہبازی سجادہ نشین چہاردہم خانقاہ عالیہ شہبازیہ نے ۱۸ر رمضان المبارک ۱۴۲۴ھ کو اچانک سفر آخرت اختیار فرما لیا۔ رحمۃ اللہ علیہ رحمۃً واسعۃً یتیمی کا داغ بہت گہرا ہوتا ہے یہ ہر یتیم بچہ جانتا ہے لیکن حضرت والا کی ہجرت نے اپنی اولاد ہی کو یتیم نہیں بنایا بلکہ پوری امت مسلمہ ایک الوالعزم رہنما شفیق مربی، کشادہ نظر، محافظ و پاسبان، خانقاہی روایتوں کے سچے امین اور درد بھرا دل رکھنے والے محسن سے محروم ہو گئی خاص کر مجھ فقیر کے لئے حضرت کی حیات نعمت عظمیٰ تھی اور میں ہمیشہ زیر لب یوں دعا گو رہا کرتا تھا۔

اے وجہ سکون زندگیم

عمرے تو خدا کند درازے

میں اچھی طرح جانتا تھا کہ جب تک حضرت والد ہمارے درمیان موجود ہیں

آپکے ظاہری فیوض و برکات کا چشمہ رواں دواں ہے۔ وہ زمانہ میری آزادی کا ہے جس دن بساطِ حیات لپیٹ دی گئی پھر میری زندگی عمر قید کاٹنے والے قیدی جیسی ہوگی کبھی نہ کبھی ایسا ہونا ہی تھا اور ہو گیا۔ ۲۲ ر رمضان المبارک ۱۴۲۴ھ اہل خاندان دیگر سجادگان، علماء اور مشائخ کی موجودگی میں میری سجادہ نشینی عمل میں آئی اور حسب دستور بزرگان شہبازی مجھے خلوت نشیں کر دیا گیا اور اب میں ساری دنیا سے رشتہ خطابت توڑ کر خلوت نشیں ہوں۔ حضرت والدی و مرشدی رحمۃ اللہ علیہ نے حضور سلطان العارفین کی منقبت میں اپنی کم عمری کی سجادگی کی طرف یوں اشارہ فرمایا ہے۔

اپنے بچپن سے اسیر آستانہ ہو گیا

وقف کر دی زندگانی رحمۃ اللہ علیک

غالباً حضرت کی سجادگی آپ کے والد گرامی حضرت سلطان العاشقین مولیٰنا سید شاہ ولی العالم شہبازی رحمۃ اللہ علیہ جنہوں نے تقریباً ۴۴ سال کی عمر میں وصال فرمایا، گیارہ سال کی عمر میں ہوئی۔ اسی جانب منقبت کے مندرجہ شعر میں آپ نے اشارہ فرمایا ہے۔

بہر حال بر سبیل تذکرہ یہ چند باتیں آگئیں۔ عرض یہ کرنا چاہتا ہوں کہ تقاریری پروگرام کی سرگرمیوں سے علیٰحدگی کے بعد تصنیف و تالیف کی جانب بہ اصرار شدید متوجہ کر دیا گیا ہوں۔ پھر کم وقت میں رسالوں اور کتابوں کی تکمیل کی فرمائش انتہائی جاں سوز ہے پھر بھی اللہ کا نام لے کر چل پڑا اور قلم اٹھایا اور کہ پڑا چل میرے خامہ بسم اللہ چند دنوں چند نشستوں کے رتجگوں کا تر و تازہ پھل ان رسالوں کی صورت میں حاضر کر رہا ہوں جن میں پہلا ہے "نذر و نیاز" جسکا آپ مطالعہ کر رہے ہیں اور آنے والے رسالوں میں دوسرا آداب زیارت ہے جو مکمل ہو چکا ہے اور تیسرا رسالہ حیاتِ غوث الاعظم ہے۔

خدائے پاک کی بارگاہ میں دست بہ دعا ہوں کہ خدایا اپنے عاجز وحقیر بندہ کی ان خدمات کو قبول فرمالے اور اسکے صلہ میں حیات ثبات صحت وسلامتی عطا فرما کر زیادہ سے زیادہ لکھنے اور پڑھنے کی صلاحیتیں بخش دے۔ آمین ثم آمین ۔

اس کتاب کے متعلق صرف اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ نذر و نیاز کے تعلق سے علمی تحقیق شرعی ولغوی معنی ومفہوم کی وضاحت قرآنی آیات اور احادیث سے ہر مسئلہ کا ثبوت اور اقوال فقہا اور علماء کے مضبوط دلائل پیش کر دیئے گئے ہیں اور ساتھ ہی فاتحہ کے مختلف طریقے اور بزرگوں کی تاریخ وصال تحریر کر دی گئی ہے۔ آپ قارئین کی نگاہوں سے نذر و نیاز سے متعلق اور کتابیں بھی گزری ہونگی اور آپ نے دیکھا ہوگا کہ وہ کتابین بہت سطحی انداز کی ہیں اور بک سیر حضرات کم داموں پر فروخت کر رہے ہیں۔ نذر و نیاز کے صحیح طریقے اور اسکے جواز کی مختلف صورتیں اور اسکی مکمل بحثیں فقہ کی ضخیم اور بڑی بڑی کتابوں میں مختلف عنوان سے مختلف جگہ پر ہیں اور وہ بھی عوام کی پہنچ سے باہر ہیں۔ اس رسالہ میں عوام وخواص دونوں کے مزاج سے ہم آہنگ کر کے ثبوت و دلائل کے ساتھ بحث کی گئی ہے اور عوام الناس کی ضرورتوں کا خیال رکھتے ہوئے نذر و نیاز کے طریقے بیان کیے گئے ہیں۔ آپ میں سے جو بھی اس کتاب سے فائدہ حاصل کرے اس فقیر سراپا تقصیر بندہ عاصی اشتیاق عالم شہبازی کو بھی اپنی دعاؤں میں شامل رکھے۔ فقیر اور اسکے والدین کے حق میں دعائے خیر اور دعائے مغفرت اور درجات کی بلندیوں کیلئے دعائیں کریں کہ یہی میری محنتوں کا ثمرہ اور مشقتوں کا بہترین صلہ ہے۔

ابوالفرح سید شاہ محمد ذکی العالم

المعروف سید اشتیاق عالم ضیا شہبازی

سجادہ نشیں ومتولی خانقاہ عالیہ شہبازیہ، ملا چک، بھاگلپور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ تعالیٰ ہم سب کا خالق ہے مالک حقیقی بھی وہی ہے، رزاق بھی وہی ہے، حیات وموت اسی کے قبضہ واختیار میں ہے ہر انسان جو دنیا میں آیا ہے اسے ایک نہ ایک دن دنیا سے جانا بھی ہے۔ یہ ایک ایسی حقیقت ہے جس سے کسی کو مجالِ انکار نہیں یہاں تک کہ منکرین خدا بھی اس حقیقت کا انکار نہیں کر سکتے۔ اللّٰہ لا اِلٰـہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیّوم (یعنی اللہ ہی معبود ہے اور وہی حی القیوم ہے) یہ ایک ایسی دلیل ہے جو بتاتی ہے کہ خدا خدا ہے اور بندہ بندہ ہے۔ نہ خدا کبھی بندہ ہو سکتا ہے اور نہ بندہ کبھی خدا ہو سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ہم اہل ایمان کے لئے جو نظام حیات مقرر فرمایا ہے اس کے دو بنیادی اصول ہیں ایک دنیا دوسرے آخرت۔ اہل ایمان کے لئے آخرت کی زندگی دنیا کی زندگی سے افضل ہے۔ دنیا میں زندہ رہنے کے لئے روٹی، کپڑا اور مکان بنیادی اصول بتائے جاتے ہیں لیکن ہم اہل ایمان صالح عقیدہ، نیک اعمال اور سلامتی ایمان کے بعد روٹی، کپڑا اور مکان کو اہم جانتے ہیں اَلدُّنیَا مَزرَعَۃُ الآخِرَۃِ (دنیا آخرت کی کھیتی ہے) جو یہاں جیسا بوئے گا وہاں ویسا ہی کاٹے گا۔ مسلمان کی زندگی اوروں کی زندگی سے بالکل مختلف ہے۔ زندگی سے لیکر موت تک، قبر سے لیکر حشر تک متعدد سفر ہے۔ ہر سفر میں سلامتی کی ہر مسلمان کی آرزو ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زندگی کی ہر ڈگر پر جس طرح ہماری رہنمائی فرمائی ہے۔ قدم قدم پہ انعام واکرام سے نوازا ہے اسی طرح قبر سے لیکر حشر تک بے شمار دینی فائدے اور ثواب کثیر کے حصول کے لئے متعدد طریقے سمجھائے ہیں۔

انہی طریقوں میں ایک طریقہ یہ ہے جسے ہم ایصال ثواب کے نام سے جانتے ہیں اور عرف عام میں نذر و نیاز ، فاتحہ کہا جاتا ہے اور اپنے پسماندگان کے لئے تیجہ، چہارم، دسواں، بیسواں، چالیسواں کی مجالس کا انعقاد کر کے اذکار طیبہ، اعمال حسنہ کا ثواب میت کی روح کو بخشتے ہیں۔ ہم اپنے بزرگوں سے ملے طریقۂ کار کو جائز سمجھتے ہیں کیونکہ کسی چیز کو علماء حقانی کا مان لینا اس چیز کی حقانیت کی دلیل ہے جیسا کہ قرآن مجید نے حضرت عبداللہ بن سلام کے اسلام قبول کر لینے کو اسلام کی حقانیت کی دلیل قرار دیا ہے فرماتا ہے اَوَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ آيَةً اَنْ يَعْلَمَهٗ عُلَمٰٓؤُا بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ (سورہ شعراء پ ۱۹ رکوع ۱۵ آیت ۶)

(کیا نہیں ہے ان کے لئے کوئی نشانی کہ جانتے ہیں انھیں بنی اسرائیل کے علماء (معارف القرآن)

الحمدللہ ! مسلک اہلسنت و جماعت کے ائمہ مجتہدین، علماء و عرفاء نے قرآن و احادیث کی روشنی میں ایسے مروجہ معمولات کے واضح ثبوت اور روشن دلائل ہمیں عطا فرمائے ہیں۔

## نذر و نیاز اور ایصال ثواب کی حقیقت :

نذر کا لغوی معنی منت ہے انسان منت مان کر جس کام کو اپنے اوپر لازم کر لیتا ہے اسے نذر کہتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی نذر کا معنی یہ ہے کہ کسی صدقہ یا عبادت کو تبرعاً اپنے اوپر لازم کر لینا اور اولیاء اللہ کے نام جو نذر مانی جاتی ہے درحقیقت یہ نذر شرعی نہیں ہے۔ بلکہ نذر لغوی ہے جس کے معنی ہیں نذرانہ جیسے شاگرد اپنے استاذ سے مرید اپنے پیر سے کہے یہ آپ کی نذر ہے اور یہ بالکل جائز ہے۔ فقہائے کرام تو اسے حرام کہتے ہیں جو اولیاء اللہ کے نام نذر شرعی مانی جائے۔ کیونکہ نذر شرعی عبادت ہے جو اللہ ہی کو زیبا ہے اس کا غیر اللہ کے لئے ماننا یقیناً

کفر ہے۔ اگر کوئی شخص کہے یا حضور غوث پاک آپ دعاء فرمائیں اگر میرا مریض اچھا ہو گیا تو میں آپ کے نام کی دیگ پکاؤنگا تو اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں ہوتا ہے کہ آپ میرے خدا ہیں بیمار کے اچھے ہونے پر میں آپ کی عبادت کرونگا بلکہ اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ میں طعام کا صدقہ کرونگا اللہ کے لئے اس پر جو ثواب ملے گا وہ آپ کو بخشوں گا جیسے کوئی آدمی کسی ڈاکٹر سے کہے کہ میرا مریض صحت مند ہو گیا تو میں سو روپے آپ کی نذر کرونگا۔ کیا اس میں کوئی گناہ ہے؟

علامہ شامی نے کتاب الصوم بحث نذر اموات میں اس طریقہ کو یوں بیان فرمایا ہے۔

بِاَنْ تَكُوْنَ صِيْغَةُ النذرِ لِلّٰهِ تعالىٰ للتقربِ اِلَيهِ وَيَكُوْنَ ذِكْرُ الشَّيخِ مُرادًا بِهٖ فُقَرَاءُہٗ ۔ یعنی صیغہ نذر کا اللہ کی عبادت کے لئے ہو اور شیخ کے آستانہ پر رہنے والے فقراء اس کا مصرف ہوں یہ محض جائز ہے اسے یوں سمجھنا چاہئے کہ یہ صدقہ اللہ کے لئے ہے اس کے ثواب کا ہدیہ روح شیخ کے لئے اور اس صدقے کا مصرف اس بزرگ کے خدام اور فقراء ہیں۔ جس طرح حضرت مریم کی والدہ نے نذر مانی تھی اِنّی نَذَرْتُ لَكَ مافی بَطْنِی مُحَرَّرًا کہ اپنے پیٹ کا بچہ خدایا تیرے لئے نذر کرتی ہوں جو کہ بیت المقدس کی خدمت کے لئے وقف ہوگا۔ نذر اللہ کی اور مصرف بیت المقدس کی خدمت۔

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے فتاویٰ عزیزی جلد اول صفحہ ۹۵ پر عالمگیری کی عبارت کا ترجمہ کیا ہے اس کے بعد اسی کتاب میں ایک اور جگہ تحریر فرمایا۔

قضائے حاجات کے لئے اولیاء اللہ کی جو نذر معروف اور مروج ہے۔ اکثر فقہاء اسکی حقیقت کو نہیں پہنچ سکے انہوں نے اس کو اللہ تعالیٰ کی نذر پہ قیاس کر کے یہ کہا ہے کہ اگر

ولی کے لئے بالاستقلال نذر ہو تو باطل ہے اور اگر نذر اللہ تعالیٰ کی ہو اور ولی کا ذکر صرف بیان مصرف کے لئے ہو تو جائز ہے۔ لیکن اس نذر کی حقیقت یہ ہے کہ میت کی روح کو طعام کا ہدیہ پہونچانا امر مسنون ہے اور یہ احادیث صحیحہ سے ثابت ہے جیسا کہ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ کا ذکر صحیحین میں ہے۔ اس نذر کا خلاصہ یہ ہے کہ فلاں ولی کی طرف اتنی چیز کے ثواب کی نسبت ہے اور ولی کا ذکر نذر رشدہ عمل کے تعین کے لئے ہے۔ مصرف کے ذکر کے لئے نہیں۔ نذر کرنے والے کے نزدیک اس نذر کا مصرف اس ولی کے متعلقین، قرابت دار، خدام اور اہل طریقت ہوتے ہیں اور نذر کرنے والوں کا یہی مقصود ہوتا ہے۔ اس کی نذر کا حکم یہ ہے کہ اس کا پورا کرنا صحیح ہے کیونکہ یہ عبادت مقصودہ ہے، ہاں اگر اس ولی کو بالاستقلال حلال مشکلات سمجھتا ہو یا اس کے شفیع غالب ہونے کا عقیدہ رکھتا ہو تو یہ شرک ہے اور ایسی نذر ناجائز ہے۔

وہابی جماعت کے پیشوا مولانا رشید احمد گنگوہی نے فتاویٰ رشیدیہ جلد اول کتاب الخظر والاباحۃ صفحہ ۵۴ میں لکھا ہے۔

''اور جو اموات اولیاء اللہ کی نذر ہے تو اس کے اگر یہ معنی ہیں کہ اس کا ثواب ان کی روح کو پہنچے تو صدقہ ہے درست ہے جو نذر بمعنیٰ تقرب ان کے نام پر ہے تو حرام ہے۔'' رشید احمد

مندرجہ بالا عبارتوں کا مفہوم یہ نکلا کہ جس کسی پیر ولی بزرگ کے مزار پر نذر یا منت مانی جاتی ہے وہ اسے اللہ سمجھ کر نہیں مانی جاتی ہے بلکہ بارگاہِ الٰہی میں اسے اپنا دعاء گو سمجھکر دعاء کی درخواست کیجاتی ہے۔ ہر کام کا بنانے والا اللہ ہی ہے۔ وہ اپنے نیک بندوں کے وسیلے سے دعاؤں کو قبول فرماتا ہے تکمیل مقاصد کے بعد جو چیزیں ان آستانوں پر

لائیں جاتی ہیں وہ اس بزرگ کی بارگاہ میں نذرانہ ہے اور اس کا مصرف ان کی بارگاہ کے خدام، فقراء، قرابت دار اور اہل طریقت ہیں اور ایسا کرنا بالکل جائز ہے۔

**بزرگان شہبازی کا حزم واحتیاط :**

نذرونیاز کے سلسلے میں بزرگان خانوادۂ شہبازیہ کا معمول بہ طریقہ کار رہتا آرہا ہے کہ منت ومراد کے پورے ہونے کے بعد جو نذر پیش کی جاتی ہے تو اسکی ابتداء نذر شرعی سے کیجاتی ہے اور ذکر الہی کے بعد یہ جملہ بطور تخصیص کہا جاتا ہے۔ ھٰذا نذرٌ اللّٰہ خالِصاً و مخلصاً، اور اس کا مصرف فقراء ہوتے ہیں۔ اس کے بعد حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم و دیگر بزرگان دین کے لئے نذر لغوی پیش کرتے ہیں جسے ہم عرف عام میں نیاز و فاتحہ کہتے ہیں۔

**مردے سنتے ہیں یا نہیں؟**

حضرات انبیائے کرام اور اولیاء اللہ کے بعد وفات سننے دیکھنے اور تصرف کرنے کے متعلق تمام اسلامی فرقے اس بات پر متفق ہیں کہ وہ حضرات بعد وفات سنتے، دیکھتے اور عالم میں تصرف کرتے ہیں کیونکہ حضرات انبیاء دنیاوی حقیقی حیات سے زندہ ہیں اور حضرات اولیاء بہ حیات اخروی معنوی زندہ ہیں۔ (اشعۃ اللمعات)

عام مردوں کے سننے کے متعلق علمائے اسلام کی تین جماعتیں۔ ایک جماعت یہ کہتی ہے کہ عام مردے کبھی نہیں سنتے ہیں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بھی پہلے یہی فرماتی تھیں مگر بعد میں آپ نے اس سے رجوع کرلیا سماع موتی۔ (مردوں کے سننے) کی قائل ہوگئیں (اَشِعَۃ اللمعات)۔ دوسری جماعت کہتی ہے کہ مردے عام حالات میں تو نہیں سنتے مگر خاص خاص وقتوں میں سنتے ہیں جیسا کہ حضرت قتادہ کا قول ہے جو یہاں مذکور

ہوا۔ تیسری جماعت کا قول ہے کہ عام مردے بھی ہر وقت سنتے ، زائرین کو دیکھتے اور پہچانتے ہیں۔

منکرین سماع موتی (مردوں کے سننے کا انکار کرنے والے) کی دلیلیں حسب ذیل ہیں :

(۱) قرآن کریم فرماتا ہے اِنَّکَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰی وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ۔ یعنی اے محبوب تم مردوں کو نہیں سنا سکتے اور نہ بہروں کو پکار سنا سکو گے۔

(۲) قرآن کریم فرماتا ہے وَمَا اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِی الْقُبُوْرِ یعنی جو قبروں میں ہیں انہیں آپ نہیں سنا سکتے۔

(۳) حدیث میں حضرت عائشہ صدیقہ کا فرمان ہے کہ مردے نہیں سنتے۔

(۴) فقہاء فرماتے ہیں جو کسی سے نہ بولنے کی قسم کھالے پھر اس سے مرنے کے بعد کلام کرے تو اسکی قسم ٹوٹے گی نہیں کیونکہ میت کلام سنتی سمجھتی نہیں۔

منکرین سماع موتی (مردوں کے سننے کا انکار کرنے والے) کے کل یہ چار دلائل ہیں۔

اب میں قائلین سماع موتی (مردوں کے سننے کا اقرار کرنے والے) کے دلائل پیش کرتا ہوں جو حسب ذیل ہیں۔

(۱) قرآن میں ہے حضرت صالح علیہ السلام جب عذاب یافتہ قوم کی نعشوں پر گذرے تو آپ نے ان سے خطاب کر کے فرمایا یٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُکُمْ وَ نَصَحْتُ لَکُمْ فَکَیْفَ اٰسٰی عَلٰی الْقَوْمِ الْکَافِرِیْنَ (القرآن المجید)

(۲) قرآن کریم میں ہے کہ حضرت شعیب علیہ السلام اپنی کافر عذاب یافتہ قوم کی نعشوں پر گذرے تو فرمایا فَتَوَلّٰی عَنْھُم وَقَالَ یٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُکُمْ وَ نَصَحْتُ

لَکُمْ فَکَیْفَ اٰسٰی عَلٰی الْقَوْمِ الْکَافِرِیْنَ یعنی اے قوم میں نے تم کو احکام الٰہی پہونچائے تمہاری بڑی خیر خواہی کی تو اب میں کافر قوم پر کیسے غم کروں۔

(۳) قرآن کریم فرماتا ہے وَاسْئَلْ مَنْ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنْ رُسُلِنَا اَجَعَلْنَا مِنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ اٰلِهَةً یُّعْبَدُوْنَ۔ اے رسول اپنے سے پہلے رسولوں کو دریافت فرمالو کہ کیا ہم نے اللہ کے سوا کوئی معبود بنائے جنکی پوجا کیجائے۔

(۴) عَنْ قَتَادَةَ قَالَ ذَکَرَلَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عن اَبِیْ طَلْحَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللّٰه علیه وسلم اَمَرَ یَوْمَ بَدْرٍ باربعةٍ و عِشْرِیْنَ رَجُلًا مِنْ صَنَادِیْدِ قریشٍ فَقُذِ فُوْافِی طَوِیٍ مِنْ اَطْوَاء بَدْرٍ خَبِیْثٍ مُخْبَثٍ وَکَانَ اذا ظهر عَلٰی قومٍ اَقَامَ بِالْعَرْصَةِ ثلاث لیالٍ فَلَمَّا کَانَ بِبَدْ رِ الْیَوْمَ الثَّالِثَ اَمَرَ بِرَاحِلَتِهٖ فَشُدَّعَلَیْهَا رِحْلَهَا ثم مَشٰی وَاَتْبَعَه' اَصْحَابُه' حَتّٰی قَامَ علی شفةِ الرَّکِیِّ فَجَعَلَ یُنَادِیْهِمْ بِاسْمَائِهِمْ وَ اَسْمَاءِ آبائهم یا فلان بن فلان یا فلان بن فلانٍ أیَسُرُّکُمْ اَنَّکم اطَعْتُمُ اللّٰه و رسوله' فَاِنَّا قَدْ وَجَدْنا مَاوَعَدَنَا رَبُّنَا حقًا فَهَلْ وَجَدْتُمْ ماوَعَدَکُمْ رَبُّکُمْ حقًا فَقَالَ عُمَرُ یَا رَسُوْلَ اللّٰه مَا تُکَلِّمَ مِنْ اجسادٍ لا اَرْوَاحَ لَهَا قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِی نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ مَااَنْتُمْ بِاَسْمَعَ لِمَا اقولُ مِنْهم و فی روایةٍ مَااَنْتُمْ بِاَسْمَعَ مِنْهُمْ وَلٰکِنْ لَا یُجِیْبُوْنَ (متفق علیه) و زاد البخاریّ قال قتادة اَحْیَاهم حَتّٰی اَسْمَعَهُمْ قَوْلَه' تَوْبِیْخًا و تَصْغِیْرًا و نُقِمَةً و حَسْرَةً وندمًا۔

ترجمہ۔ روایت ہے حضرت قتادہ سے فرماتے ہیں کہ ہم سے انس بن مالک نے بروایت

ابوطلحہ ذکر کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے دن ۲۴ سرداران قریش کے متعلق حکم دیا تو وہ بدر کے کنوؤں میں سے ایک گندے اور پلید کوئیں میں ڈال دئے گئے اور جب حضور کسی قوم پر غالب آتے تھے تو میدان جنگ میں تین شب قیام فرماتے تھے چنانچہ جب بدر میں تیسرا دن ہوا تو اپنی سواری کے متعلق حکم دیا تو اس پر پالان باندھ دیا گیا پھر حضور چلے اور حضور کے صحابہ پیچھے پیچھے گئے۔ حتّٰی کہ کوئیں کے کنارے پر کھڑے ہوئے تو انہیں ان کے بعد ان کے باپ داداؤں کے نام سے پکارنے لگے کہ اے فلاں بن فلاں اے فلاں بن فلاں کیا اب تم کو یہ پسند ہے کہ تم نے اللہ اور اسکے رسول کی اطاعت کی ہوتی ہم نے تو وہ حق پایا جو ہم سے ہمارے رب نے وعدہ کیا تھا تم نے بھی وہ حق پالیا جو تم سے تمہارے رب نے وعدہ کیا تو حضرت عمر نے عرض کیا یا رسول اللہ حضور ان جسموں سے کلام فرماتے ہیں جن میں جان نہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسکی قسم جسکے قبضہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے میرے فرمان کو تم ان سے زیادہ نہیں سنتے اور ایک روایت میں ہے کہ تم ان سے زیادہ نہیں سنتے لیکن وہ جواب نہیں دیتے ہیں (بخاری ومسلم) بخاری نے یہ زیادہ کیا ہے کہ قتادہ نے فرمایا کہ اللہ نے انہیں زندہ کیا حتّٰی کے انہیں حضور کا قول سنا دیا سرزنش، ذلت، بدلہ، حسرت اور ندامت کے لئے۔

یہ حدیث جو بخاری ومسلم نے روایت کیا ہے اس سے معلوم ہوا کہ کافر مردے بھی سنتے ہیں۔

(۵) مسلم شریف میں ہے کہ بعد دفن جب لوگ واپس ہوتے ہیں تو مردہ ان کے جوتوں کی آہٹ سنتا ہے۔

(۶) حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ کے قبرستان میں تشریف لیجاتے تو ان

سے خطاب کر کے سلام بھی کہتے اور کلام بھی کرتے تھے کہ تم ہمارے سلف ہو ہم تمہارے خلف۔

(۷) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا مکہ معظّمہ میں اپنے بھائی عبدالرحمان کی قبر پر پہونچیں تو سلام کیا اور فرمایا کہ اے عبدالرحمان اگر میں تمہارے انتقال کے وقت موجود ہوتی تو تم کو وہاں ہی دفن کرتی جہاں تمہاری وفات ہوئی تھی۔

(۸) حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں جب تک میرے حجرے میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ابوبکر صدیق دفن رہے تب تک میں بے حجاب اندر چلی جاتی تھی جب حضرت عمر دفن ہوئے ہیں تب میں حجاب کے ساتھ اندر جاتی ہوں حضرت عمر سے شرم وحیا کی وجہ سے۔

(۹) فقہاء فرماتے ہیں کہ قبرستان جائے تو اہل قبور کو سلام کرے۔ عام مومنوں کو یوں کہے السلام علیکم دَارَ قومٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ و اِنَّا اِنْشَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَا حِقُوْنَ نَسْئَلُ اللّٰهَ لَنا وَ لَكُمُ الْعَافِيَةَ۔ شہداء کو یوں سلام کرے سَلامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْ تم فَنِعْمَ عُقْبى الدار۔ اولیاء اللہ کو یوں سلام کرے سَلامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا كَسَبْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبىٰ الدَّارِ اور ظاہر ہے کہ نہ سننے والوں کو سلام ممنوع ہے کہا گیا سوتے ہوئے کو سلام نہ کرو کہ وہ سنتا نہیں، نیز جو سلام کا جواب نہ دے سکتا ہو اسے سلام کرنا ممنوع ہے جو نماز پڑھ رہا ہے استنجا کر رہا ہے اسے سلام نہ کرو کہ اگر چہ وہ سلام سنتا تو ہے مگر جواب نہیں دے سکتا۔

اگر قبر والے مردے سلام نہ سنتے ہوتے یا جواب نہ دے سکتے تو انہیں سلام کرنا ممنوع ہوتا اس سے معلوم ہوا کہ وہ سنتے بھی اور جواب بھی دیتے ہیں۔ منکرین سماع موتی (مردوں کے سننے کا انکار کرنے والے) کو دلیلوں کے رد میں بس اتنا کہہ دینا کافی ہے کہ

سماع موتی کی نفی میں انہوں نے جو دلیل قرآن سے دی ہیں وہاں پر مردے اور بہرے سے مراد دل کے مردے اور بہرے کفار ہیں جو حضور علیہ السلام کی تبلیغ کو مفید طور پر نہیں سنتے۔ رہی بات حضرت عائشہ صدیقہ کی تو ہم اشعۃ اللمعات کے حوالے سے پہلے ہی عرض کر چکے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے اس سے رجوع فرمالیا ہے یعنی اولاً سماع موتی (مردوں کے سننے کا) کا انکار فرماتی تھیں پھر قائل ہو گئیں اور عملی طور پر اپنے بھائی عبدالرحمان کی قبر پر جا کر ان سے خطاب فرمایا۔ حضرت عمر کے دفن ہو جانے کے بعد روضۂ انور پہ باپردہ جانے کا التزام فرمایا۔ جہاںتک فقہاء کے قول قسم کے ٹوٹنے نہ ٹوٹنے کا سوال ہے تو جواباً عرض ہے کہ قسم پر عرف کا اعتبار ہوتا ہے جس طرح مچھلی کو قرآن میں گوشت فرمایا گیا (لَحماً طرِیًّا) مگر فقہاء قسم کے موقع پر اسے گوشت نہیں مانتے وہ کہتے ہیں جو شخص گوشت نہ کھانے کی قسم کھائے اور وہ مچھلی کھالے تو قسم نہیں ٹوٹے گی کیونکہ اسے عرف میں گوشت ہی نہیں کہتے ہیں۔ لہذا جو عرف میں بولنے سے مراد ہوتا ہے ظاہری سوال و جواب والا بولنا مردے سے بولنے کو عرفاً بولنا نہیں کہتے ہیں۔ اسلئے مردے سے کلام کرنے والا حانث نہیں ہوتا ہے۔

مردوں کے نہ سننے سے متعلق جہاں تک میرا خیال ہے کہ خشک علماء اس کے منکر ہوتے ہیں مگر صاحب کشف علماء و اولیا کا عقیدہ ہے بزرگانِ دین کی قبروں سے فیض لینا مدد حاصل کرنا بالکل درست ہے ان کے فیوض سے مایوس ہونا کفار کا طریقہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ یئسُوا مِنَ الآخرۃِ کما یئِس الکُفَّارُ مِنۡ اَصحابِ القُبورِ یعنی یہ لوگ آخرت سے ایسے مایوس ہیں جیسے کفار قبر والوں سے مایوس ہیں۔

معلوم ہوا کہ اہل قبور سے مایوس ہونا طریقۂ کفار ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ایک بار بارش کے لئے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ انور کی چھت

کھولوادی فوراًبارش آئی۔

رب العالمین نے بنی اسرائیل کو حکم دیا اُدۡ خُلُوا الۡبَابَ سُجَّدًا وَّقُوۡلُوۡا حِطَّةٌ نَّغۡفِرۡ لَكُمۡ خَطٰيٰكُمۡ وَسَنَزِيۡدُ الۡمُحۡسِنِيۡنَ ۝ یعنی بیت المقدس کے دروازے میں سجدہ کرتے جاؤ اور کہو کہ مولا معافی دیدے حالانکہ معافی دینا تو اللہ ہی کا کام ہے وہاں کیوں بھیجا گیا؟ مدفون انبیائے کرام کی قبروں سے فیض حاصل کرنے کے لئے اور ان کے وسیلے سے توبہ کی قبولیت کے لئے یہ قبور والوں کی مدد ہی تو ہے۔

## ایصال ثواب کے طریقے :

عبادت کے دو طریقے ہیں (۱) بدنی (۲) مالی۔ بدنی عبادت جیسے نماز روزہ وغیرہ، مالی عبادت ثواب کی نیت سے کوئی مسافرخانہ، مسجد وغیرہ کی تعمیر کرنا نیز صدقات و خیرات کرنا جو بدنی اور مالی عبادت کا مجموعہ ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں مسلمانوں کو ایک دوسرے کے حق میں دعا کرنے کا حکم دیا ہے اسی کی ایک شکل نماز جنازہ بھی ہے۔ بدنی و مالی عبادت کا ثواب دوسروں کو بخشنا جائز ہے اور یہ پہنچتا بھی ہے۔ جس کا ثبوت قرآن و حدیث اور فقہاء کے اقوال سے واضح ہے۔ مشکوٰۃ شریف باب نقل الصدقہ میں ہے۔

روایت ہے حضرت سعد بن عُبادہ سے انہوں نے عرض کیا یارسول اللہؐ اُم سعد وفات پاگئیں تو اب کون سا صدقہ بہتر ہے۔ فرمایا پانی لہٰذا سعد نے کنواں کھدوایا اور فرمایا یہ کنواں ام سعد کا ہے۔

حدیث مذکورہ سے یہ مفہوم واضح ہوتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی کو اس کے لئے بہتر صدقہ فرمایا اور ان کی طرف سے پانی کی خیرات کرو یہ حکم دیا۔ غور کیجئے تو پانی

سے دینی اور دنیوی دونوں طرح کے منافع حاصل ہوتے ہیں۔ خاص کر ان گرم وخشک علاقوں میں جہاں پانی کی انتہائی قلت ہو پانی بہت بڑی نعمت ہے۔ ایک حدیث میں مولا علی کرم اللہ وجہ الکریم سے یہ روایت ملتی ہے کہ آپ نے محبت رسول کے تعلق سے فرمایا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ مجھے گرمی کے ٹھنڈے پانی سے بھی زیادہ پسند ہیں۔ پانی کے ساتھ حبِ رسول کی مشابہت سے پانی کی اہمیت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ جب ہی تو بعض لوگ سبیلیں لگاتے ہیں۔ عام مسلمان ختم فاتحہ وغیرہ میں دوسری چیزوں کے ساتھ پانی بھی رکھ دیتے ہیں ان سب کا ماخذ یہ حدیث ہے اس سے چند مسئلے اور معلوم ہوئے ایک تو یہ بخشتے وقت ایصال ثواب کے الفاظ زبان سے ادا کرنا سُنت صحابہ ہے کہ خدایا اس کا ثواب فلاں کو پہونچے۔ دوسرے یہ کہ کسی چیز پر میت کا نام لینے سے وہ چیز حرام نہ ہوگی کہ یہ ما اھل بہٖ لِغَیْرِ اللّٰہ کے خلاف نہیں کے وہاں وہ جانور مراد ہیں جو غیر خدا کے نام پر ذبح کئے جائیں۔ فقہاء نے ایصال ثواب کا حکم دیا ہاں بدنی عبادت میں نیابت جائز نہیں مثلاً کوئی شخص کسی کی طرف سے نماز پڑھ دے تو اسکی نماز ادا نہ ہوگی ہاں نماز کا ثواب بخشا جا سکتا ہے۔

مشکوٰۃ شریف باب الفتن فصل دوم میں ہے......

کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کسی سے فرمایا مَنْ یَضْمَنُ لِی مِنْکُمْ اَنْ یُصَلِّیَ فِی الْمَسْجِدِ الْعَشَّارِ رَکْعَتَیْنِ اَوْ اَرْبَعاً وَ یَقُوْلُ ھٰذِہٖ لِاَ بِیْ ھُرَیْرَۃَ سَمِعْتُ خَلِیْلِیْ اَبَاالْقَاسِمِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَ جَلَّ یَبْعَثُ مِنْ مَسْجِدِالْعَشَّارِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مَعَ شُھَداءِ بَدْرٍ غَیْرَ ھُمْ (رواہ ابوداؤد)

یعنی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم میں سے کون اس کا ضامن بنتا

ہے کہ مسجد عشار میں میرے لئے دو یا چار رکعتیں پڑھ دے اور کہد ے کہ یہ نماز ابو ہریرہ کی ہے میں اپنے محبوب ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن مسجد عشار سے ایسے شہید اٹھائیگا کہ ان کے سوا شہدائے بدر کے ساتھ کوئی نہ کھڑا ہوگا۔

ہمیں اس سے تین مسئلے معلوم ہوئے۔ ۱ ایک یہ کہ عبادت بدنی یعنی نماز بھی کسی کے ایصال ثواب کی نیت سے پڑھنا جائز ہے۔ ۲ دوسرے یہ کہ زبان سے ایصال ثواب کرنا کہ خدایا اس کا ثواب فلاں کو دے بہت بہتر ہے۔ ۳ تیسرے یہ کہ برکت کی نیت سے بزرگان دین کی مسجدوں میں نماز پڑھنا باعث ثواب ہے۔

رہی بات عبادت مالی یا عبادت بدنی اور بدنی و مالی کا مجموعہ جیسے زکوٰۃ اور حج اس میں اگر کوئی آدمی کسی سے کہہ دے کہ تم میری طرف سے زکوٰۃ دے دو تو دے سکتا ہے اور اگر مالدار میں حج کرنے کی قوت باقی نہ رہے تو دوسرے سے حج بدل کرا سکتا ہے ثواب عبادت کا ضرور پہونچتا ہے اگر میں کسی کو اپنا مال دیدوں تو وہ مالک ہو جائیگا اسی طرح ثواب کا بھی حال ہے البتہ فرق یہ ہے کہ مال دینے کے بعد اپنے پاس کچھ نہیں رہتا اور اگر چند آدمی کو دے دیا تو آپس میں بانٹ کر ملا مگر ثواب اگر سب کو بخش دیا تو پورا پورا ملا اور خود بھی محروم نہ رہا جیسے قرآن کسی کو پڑھایا تو سب کو پورا قرآن بھی آ گیا اور پڑھانے والے کا بھی جاتا نہ رہا۔

فاتحہ، تیجہ، دسواں، چالیسواں وغیرہ اسی ایصال ثواب کی شاخیں ہیں۔ فاتحہ میں صرف یہ ہوتا ہے کہ تلاوت قرآن ورد کلمہ اور درود شریف وغیرہ جو کہ بدنی عبادت ہے اور صدقہ یعنی مالی عبادت ان دونوں کو جمع کر کے ثواب پہونچایا جاتا ہے۔

---

ثبوت فاتحہ : تفسیر روح البیان پارہ سات سورۂ انعام زیر آیت وَهٰذَا كِتَابٌ اَنْزَلْنَاهُ

مُبَارَکاً میں ہے وَعَنْ حَمِیْدِ الْاَعْرَجِ قَالَ مَنْ قرأ القرآنَ و خَتَمَه' اَمَّنَ عَلیٰ دُعَائِهٖ اربعةُ آلَافِ مَلَكٍ ثم لا يَزالُوْنَ يَدْعُوْنَ لَه' وَيَسْتَغْفِرُوْنَ و يُصَلُّون عَلَيْهِ اِلیٰ الْمَسَاءِ اَوْاِلیٰ الصَّبَاحِ ۔ حضرت حمید اعرج سے مروی ہے کہ جو شخص قرآن ختم کرے پھر دعاء مانگے تو اسکی دعاء پر چار ہزار فرشتے آمین کہتے ہیں پھر اس کے لئے دعاء کرتے رہتے ہیں اور مغفرت مانگتے رہتے ہیں شام یا صبح تک ۔ یہی مضمون نووی کی کتاب الاذکار باب تلاوت القرآن میں بھی ہے ۔اس سے معلوم ہوا کہ ختم قرآن کے وقت دعاء قبول ہوتی ہے اور یہ ایصال ثواب ہی دعاء ہے لہذا اس وقت ختم پڑھنا بہتر ہے ۔شیخ محقق مولانا عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اشعۃ اللمعات کے باب زیارۃ القبور میں فرماتے ہیں ۔

میت کے لئے مرنے کے بعد سات روز تک صدقہ کیا جائے ۔اسی اشعۃ اللمعات میں اسی باب میں ہے ۔

''جمعرات کو میت کی روح اپنے گھر آتی ہے اور دیکھتی ہے کہ لوگ اسکی طرف سے صدقہ کرتے ہیں یا نہیں ۔''

اس سے پتہ چلتا ہے کہ بعض جگہوں میں جو یہ رواج ہے کہ بعد موت سات روز تک برابر روٹیاں خیرات کرتے رہتے ہیں اور ہمیشہ جمعرات کو فاتحہ کرتے ہیں اسکی یہ اصل ہے ۔

انوار ساطعہ صفحہ ۱۴۵ پر بھی لکھا ہے : کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے چچا حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کے لئے تیسرے اور ساتویں اور چالیسویں دن اور چھٹے ماہ اور سال بھر بعد صدقہ دیا ۔ یہ تیجہ، چہارم، چہلم، ششماہی اور برسی کی اصل ہے بروایت صحیح یہ بھی

منقول ہے کہ بزرگان دین ختم قرآن کے وقت مجلس کیا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ اس وقت رحمت نازل ہوتی ہے (نووی کتاب الاذکار) اور اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ تیجہ اور چہلم کا اجتماع سنت سلف ہے۔

درمختار باب القرآۃ للمیت بعد الدفن میں ہے : وفی الحدیث مَن قرأ الاخلاصَ اَحَدَ عَشَرَمرۃً ثُمَّ وَهَبَ اَجرَها لِلاَموات اُعطِیَ مِنَ الاجرِ بَعدَ دالامواتِ ۔یعنی حدیث شریف میں ہے جو شخص گیارہ بار سورۃ اخلاص پڑھے پھر اس کا ثواب مردوں کو بخشے تو اس کو تمام مردوں کے برابر ثواب ملے گا۔شامی میں اسی جگہ ہے وَیقرأ مِنَ القرآنِ ما تَیَسَّر له' مِنَ الْفَاتِحَةِ و اول البقرۃِ اِلیٰ المفلحون و آیۃِ الکرسی و آمَنَ الرسول و سورۃ یٰسں و تبارکَ الذی بیدہٖ الملك و سورۃ التکاثر و الاخلاص اثنیٰ عشر مرۃً اواحدیٰ عشرۃ او سَبْعاً اوثلاثاً ثم یقول اللّٰهم اَوْصِلْ ثَوَاب ما قرأناہ الی فلانٍ اَوْالیهِمْ ۔یعنی جو ممکن ہو قرآن پڑھے سورۃ فاتحہ، سورۂ بقرہ کی اول آیات مفلحون تک اور آیت الکرسی اور آمن الرسول اور سورۂ یٰس اور سورۂ ملک اور سورۂ تکاثر اور سورہ اخلاص بارہ مرتبہ یا گیارہ یا سات یا تین مرتبہ پھر کہے کہ یا اللہ جو کچھ میں نے پڑھا اس کا ثواب فلاں کو پہونچادے۔

مذکورہ بالا عبارات میں آج کل جو فاتحہ رائج ہے اس کا پورا پورا طریقہ بتا دیا گیا ہے یعنی مختلف جگہ سے قرآن پڑھنا پھر ایصال ثواب کی دعاء کرنا اور دعاء میں ہاتھ اٹھانا سنت ہے لہذا ہاتھ اٹھایا جائے الحمدللہ فاتحہ مروجہ پوری پوری ثابت ہوئی۔

مزید برآں شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمہ اپنے فتاویٰ عزیزیہ میں لکھتے ہیں:

''طعامیکہ ثواب آں نیاز حضرت اِمامَین نمایند برآں قل و فاتحہ و درود خواند متبرک

می شود خوردن بسیار خوب است۔"

یعنی جس کھانے پر حضرات حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کی نیاز کریں اس پر قل و فاتحہ اور درود شریف پڑھنا باعثِ برکت ہے اور اس کا کھانا بہت اچھا ہے۔ فتاویٰ عزیزیہ کے صفحہ ۱۴۱ پر فرماتے ہیں کہ

"اگر مالیدہ و شیر برائے فاتحہ بزرگے بقصد ایصال ثواب بروح ایشاں پختہ بخوراند جائز است مضائقہ نیست۔"

یعنی اگر دودھ مالیدہ کسی بزرگ کی فاتحہ کے لئے ایصال ثواب کی نیت سے پکا کر کھلاوے تو جائز ہے کوئی مضائقہ نہیں۔

---

حضرت مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کا بھی تیجہ ہوا تھا۔ چنانچہ اس کا تذکرہ خود شاہ عبدالعزیز صاحب نے اپنے ملفوظات صفحہ ۸۰ میں اس طرح فرمایا کہ :

تیسرے دن لوگوں کا اس قدر ہجوم تھا کہ شمار سے باہر ہے اکاسی ختم کلام اللہ شمار میں آئے اور زیادہ بھی ہوئے ہونگے کلمۂ طیبہ کا تو اندازہ نہیں۔ زیرنظر کتاب کی ترتیب سے تقریباً سات ماہ قبل خانقاہ شہبازیہ کے روح رواں مسلک اہلسنت و جماعت کے محافظ و پاسبان حضرت سیدنا العلام الحاج مولانا سید شاہ صفی العالم شہبازی رحمۃ اللہ علیہ نے اٹھارہ رمضان المبارک ۱۴۲۴ھ کو عین نماز جمعہ کے وقت داعی اجل کو لبیک کہا۔ آپ کی نماز جنازہ میں تقریباً ستّر (۷۰) ہزار لوگوں نے شرکت کی اور فاتحہ چہلم میں پانچ سو سے زائد ختم کلام اللہ شمار کیا گیا۔ کلمہ و درود شریف اور اذکار کے اعداد و شمار کا تو کوئی اندازہ ہی نہیں۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ حدیث میں آیا ہے کہ کلمۂ طیبہ ایک لاکھ پانچ ہزار بخشنے سے مردے کی بخشش کی امید ہے اور تیجہ میں چنوں پر یہی پڑھا جاتا ہے۔

## کھانا سامنے رکھکر فاتحہ دینا جائز ہے :

مشکٰوۃ باب آداب الطعام میں ہے کہ ''حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانے سے فارغ ہوتے تو فرماتے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ مَكْفِيّ وَلَا مُوَدَّعٍ وَّ لَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ کھانے کے بعد دو چیزیں مسنون ہیں حمد الٰہی اور صاحب طعام کے لئے دعاء اور فاتحہ میں یہ دونوں باتیں موجود ہیں اور غالباً اتنے کا انکار تو مخالفین بھی نہیں کرتے ہونگے۔ رہا کھانا سامنے رکھکر ہاتھ اٹھا کر دعاء کرنا تو اس سلسلے میں بھی بہت سی احادیث آئی ہیں۔ چند احادیث پیش کرتا ہوں۔

۱۔ مشکٰوۃ باب المعجزات فصل دوم میں ہے کہ۔

حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ میں کچھ خرمے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا اور عرض کیا کہ اس کے لئے دعاء برکت فرمادیں۔

فَضَمَّهُنَّ ثُمَّ دَعَالي فِيْهِن بِالْبَرَكَةِ۔ یعنی آپ نے اس کو ملایا اور دعاء برکت کی۔۔

۲۔ مشکٰوۃ باب المعجزات فصل اول میں ہے کہ

غزوۂ تبوک میں لشکر اسلام میں کھانے کی کمی ہوگئی حضور علیہ السلام نے تمام اہل لشکر کو حکم دیا کہ جو کچھ جس کے پاس ہو لاؤ۔ جب سب حضرات کچھ نہ کچھ لائے دستر خوان بچھایا گیا اس پر یہ سب رکھا گیا۔ فَدَعا رسول الله صلى الله عليه وسلم بالبركة ثم قال خُذُوْ افى اَوْعيتكُم ۔ یعنی دعاء برکت کے بعد فرمایا کہ اپنے اپنے برتنوں میں لے لو۔

مشکوٰۃ کے اسی باب میں ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ السلام نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا تو حضرت ام سلیم نے کچھ کھانا بطور ولیمہ پکایا لیکن وہاں بہت لوگوں کو بلالیا گیا۔ فرائیتُ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وَضَعَ یَدَہ' عَلیٰ تِلْكَ الحیسۃِ وَ تَکَلَّمَ بما شاء اللّٰہ یعنی میں نے دیکھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کھانے پر دست اقدس رکھکر کچھ پڑھا۔ مشکوٰۃ کے اسی باب میں ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غزوۂ خندق کے دن حضور علیہ الصلاۃ والسلام کی دعوت کی آپ ان کے مکان میں تشریف لائے فَاَخْرَجتُ لہ' عَجِینًا فبَصَقَ فیه وبارك آپ کے سامنے گوندھا ہوا آٹا پیش کیا گیا تو آپ نے اس میں لعاب شریف ڈالا اور دعاء برکت کی۔

جس کے لئے دعاء کرنا ہو اس کو سامنے رکھکر دعاء کرنا چاہئے یہ بات مذکورہ بالا حدیثوں سے واضح ہوگئی ہم شب وروز دیکھتے ہیں کہ جنازے میں میت کو سامنے رکھکر نماز جنازہ پڑھاتے ہیں کیونکہ اسی کے لئے دعاء ہے جس کے حق میں دعاء ہے اس کو سامنے رکھ لیا۔ اسی طرح کھانے کو سامنے رکھکر دعاء کی گئی تو اس میں کون سی خرابی ہے یوں بھی عقلاً کھانا بننے اور پکنے سے لیکر کھانے تک سامنے ہی رہتا ہے اسے پس پشت ڈال دیا جائے تو ہر کام دشوار ہو جائے۔ اسی طرح قبر کے سامنے کھڑے ہو کر دعاء پڑھتے ہیں۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی اُمت کی طرف سے قربانی فرمائی اور مذبوحہ جانور کو سامنے رکھکر پڑھا اَللّٰھُمَّ ھٰذَا مِنْ اُمَّۃِ مُحَمَّدٍ (صلی اللہ علیہ وسلم) اے اللہ یہ قربانی میری امت کی طرف سے ہے۔

حضرت خلیل اللہ نے کعبہ کی عمارت سامنے لیکر دعاء کی اب بھی عقیقہ کا جانور سامنے رکھکر دعاء پڑھتے ہیں لہذا اگر فاتحہ میں بھی کھانا سامنے رکھکر ایصال ثواب ہو تو کیا

حرج ہے؟

شاہ ولی اللہ صاحب علیہ الرحمۃ زبدۃ النصائح صفحہ ۱۳۲ پر ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں کہ ''دودھ، چاول کسی بزرگ کی فاتحہ کے لئے ان کی روح کو ثواب پہونچانے کی نیت سے پکائیں اور کھائیں اور اگر کسی بزرگ کی فاتحہ دیجاوے تو مالداروں کو بھی کھانا جائز ہے۔

حضرت حاجی امداداللہ مہاجر مکی فیصلہ ہفت مسئلہ میں فرماتے ہیں کہ

''جیسے کہ نماز میں نیت ہر چند دل سے کافی ہے۔ مگر موافقتِ قلب وزبان کے لئے عوام کو زبان سے کہنا بھی مستحسن ہے اگر یہاں بھی زبان سے کہہ لیا جاوے کہ یا اللہ اس کھانے کا ثواب فلاں شخص کو پہونچ جاوے تو بہتر ہے پھر کسی کو خیال ہوا کہ لفظ اس کا مشارٌ الیہ (جسکی طرف اشارہ کیا جائے) اگر روبرو موجود ہو تو زیادہ استحضار قلب ہو کھانا روبرو لانے لگے۔ کسی کو یہ خیال ہوا کہ یہ ایک دعاء ہے اس کے ساتھ اگر کچھ کلام الٰہی بھی پڑھا جاوے تو قبولیت دعاء کی بھی امید ہے اور اس کلام کا ثواب بھی پہونچ جاوے گا تو جمع بین العبادتین (دو عبادتوں کا مجموعہ) ہے پھر فرماتے ہیں اور گیارہویں حضرت غوث پاک کی دسویں، بیسواں، چہلم، ششماہی، سالیانہ وغیرہ اور توشہ حضرت عبدالحق اور سہ منی حضرت شاہ بوعلی قلندر اور حلوائے شب برأت و دیگر طریق ایصال ثواب کے اسی قاعدے پر مبنی ہیں۔''

الحمدللہ حضرت حاجی صاحب علیہ الرحمہ کے اس کلام نے بالکل فیصلہ فرما دیا اور مسئلہ فاتحہ عقلی اور نقلی دلائل کے ساتھ مخالفین کے اقوال سے بھی بخوبی واضح ہو گیا۔

**فاتحہ کے آداب واہتمام اور اس میں احتیاط :**

مذہب اسلام میں پاکی کو بہت اہمیت دی گئی ہے۔ فرمایا گیا اَلطُّهُوْرُ نِصْفُ

اَلْاِیْمَان (پاکیزگی نصف ایمان ہے) خواہ وہ بدن کی پاکی ہو یا دل کی، لباس کی پاکی ہو یا جگہ کی مسلمانوں کو اس پر عمل کرنا نہایت ضروری ہے۔ بدن اور لباس کو ظاہری گندگی سے پاک رکھے اور دل کو برے خیالات، گمراہ کن عقیدے، حسد، بغض، کینہ اور عزور سے پاک رکھے اور اپنے مال کو حرام سے۔

انبیائے کرام علیھم السلام اور ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبروں میں زندہ ہیں جس طرح دنیا میں انکی عظمت وتوقیر، ان کا احترام وادب ہم پر واجب کیا گیا۔ اسی طرح ان کے دنیا سے پردہ فرمانے کے بعد بھی ہم پر واجب ہے حضور صلی اللہ علیہ وسم نے فرمایا اِنَّ اللّٰہ حَرَّمَ علی الاَرْضِ اَنْ تَاکُلَ اَجْسَادالاَ نبیاء فَنِبی اللّٰہِ حیٌّ فِیْ قُبُوْرِ ھم و یُرْزَقُ ۔ (مشکوٰۃ شریف) بیشک اللہ نے زمین پر حرام قرار دیا کے وہ انبیائے کرام کے جسموں کو کھائے تو اللہ کے نبی اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور رزق پاتے ہیں آپ ہمارے درود پاک کو سنتے ہیں، ہمارے اعمال کو دیکھتے ہیں اور ہمارے حالات سے باخبر ہیں۔ شہدائے عظام اور اولیائے کرام کو بھی اللہ پاک نے بڑا اعزاز و مرتبہ بخشا ہے جیسا کہ شہدا کے بارے میں بھی قرآن کہتا ہے وَلَا تَقُوْلُوْالِمَنْ یُقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتاًبَلْ اَحْیَاءٌ وَّلٰکِنْ لَّاتَشْعُرُوْنَ یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل کئے جائیں انہیں مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں اور لیکن تم ان کی زندگی کو نہیں سمجھ سکتے۔

اور اولیائے کرام کے بارے میں حدیث پاک میں فرمایا گیا اَلنُّفُوْسُ الْقُدْسِیَّۃُ اِذَا تَجَرَّدَتْ عَنِ الْعَلَائِقِ الْبَدَنِیَّۃِ فَتَریٰ وَ تَسْمَعُ کَالْمُشَاھِدِ۔ یعنی اولیاء اللہ جب جسمانی قید سے آزاد ہوجاتے ہیں تو بھی دیکھتے اور سنتے ہیں جس طرح مشاہدہ کرنے والا دیکھتا ہے۔

ایسی بزرگ و برتر ہستیوں کے حضور جب ایک شخص کوئی ہدیہ اور تحفہ بھیجے تو اسے کتنے آداب و احتیاط، اور کتنی محبت و عقیدت کے ساتھ پیش کرنا چاہئے اس کو سمجھنا نہایت ضروری ہے۔

سب سے پہلی بات تو یہ کہ بھیجا جانے والا تحفہ اگر بدنی عبادت کے ذریعہ ان کی جناب میں پیش کیا جارہا ہے تو بھیجنے والے کا ہر طرح کی جسمانی، فکری اور قلبی گندگی سے پاک ہونا ضروری ہے تاکہ اس کی عظیم الشان بارگاہ میں کسی لائق ہوسکے۔ اگر بھیجا جانے والا تحفہ مالی عبادت کے ذریعہ پیش کیا جارہا ہے تو مال کا حرام سے محفوظ رہنا انتہائی ضروری ہے کہ ان کی پاک وطاہر روحیں ہرگز ہرگز اس تحفے اور اس کے بھیجنے والے کی طرف متوجہ نہیں ہوسکتیں کہ یہ ان کی شان کے لائق نہیں آداب فاتحہ میں بزرگان سلف نے انتہائی پاکیزگی کا اہتمام کرتے ہوئے لوگوں کو اسکی ترغیب دی ہے۔ مثلاً حرام تو حرام مشتبہ مال کا، بھی ایسے کار خیر سے بچانا اولیٰ ہے۔ فاتحہ کے کھانا کی تیاری میں غسل و وضوء کا پورا خیال رکھا جائے روزمرہ کے استعمال والے برتنوں کا استعمال نہ کرنا بہتر ہے۔ جہاں تک ہوسکے فاتحہ کا کھانا گھر میں تیار ہو۔ اگر کسی وجہ سے یہ ممکن نہ ہو تو مسلمان کی دکان سے شیرنی وغیرہ لی جائے کہ عموماً یہ پاکیزگی کا خیال رکھتے ہیں۔ غیر مسلم کی دکان سے فاتحہ کا سامان نہیں لینا چاہیئے۔ ماضی قریب میں بھی دیکھا گیا ہے کہ مٹی کے برتنوں کا استعمال فاتحہ خوانی کے لئے کیا جاتا ہے اور فاتحہ کی چیزیں انہی مٹی کے برتنوں میں رکھی جاتیں اور ان برتنوں کو بہت احتیاط سے دفن کردیا جاتا ہے یا زیر آب۔ اگرچہ لوگ اس کو اسراف بتاتے ہیں حالانکہ یہ اسراف نہیں احتیاط ہے جبکہ اس زمانے میں لوگ اس پر کم عمل کرتے ہیں۔ فاتحہ کا کھانا جس جگہ بنایا جائے اس جگہ کو بھی پاک وصاف رکھا جائے۔ ایندھن کے طور پر گوبر، لید اور دوسری

ناپاک چیزوں کے استعمال سے سختی کے ساتھ بچا جائے۔ان دنوں دیکھا جاتا ہے کہ فاتحہ کی چیزوں میں سے تھوڑی سی چیز کسی بھی پلیٹ میں نکال کر فاتحہ کے لئے سامنے رکھتے ہیں یہ طریقہ درست نہیں کیونکہ بقیہ سامان فاتحہ ذکر اللہ کی برکت سے محروم رہ جاتا ہے بلکہ فاتحہ کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ مکمل اشیاء پر کیا جائے۔بزرگوں کے بتائے ہوئے ان آداب اور طریقۂ کار کا مقصد یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیاء علیھم السلام اہل بیت عظام، ازواج مطہرات خلفائے راشدین اور تمامی صدیقین وشہدا و صالحین رضوان اللہ تعالیٰ علیھم اجمعین کی محبت وعقیدت، عظمت و ہیبت اور شان وشوکت مسلمانوں کے دلوں میں نقش ہو تا کہ ہم مسلمان انکے ان فیوض و برکات سے زیادہ سے زیادہ نفع حاصل کرسکیں اور ان کی روحانیت ہماری دستگیری کرے کہ مشہور قول ہے۔

با ادب با نصیب بے ادب بے نصیب

آج کل بات بات پر لوگ کتاب وسنت کی دلیلیں مانگتے ہیں حالانکہ ان کا قول و عمل خود کتاب وسنت سے کتنا دور ہے انہیں خود خبر نہیں۔حضرات انبیائے کرام علیھم السلام یہ اللہ کی نشانیاں ہیں اور ان کی تعظیم وتوقیر دلوں کی پرہیزگاری ہے۔لہذا ان کی بارگاہ میں مؤدب رہنا بہر حال ضروری ہے چاہے وہ زیارت وحاضری کا وقت ہو یا نذر و نیاز کا موقع، بدنی عبادات کے ذریعہ ثواب پہونچانا ہو یا مالی عبادات کے ذریعہ کہ اس سے ہمارا ہی نفع ہے اور یہ بھی اچھی طرح جان لینا چاہئے کہ وہ ہمارے ثواب پہونچانے کے کسی وقت محتاج نہیں بلکہ ہم سب ان کے فیضانِ نظر کے محتاج ہیں۔عام مردوں کو ثواب پہونچانے میں اور ان حضرات کی بارگاہ میں ثواب پیش کرنے میں بڑا فرق ہے۔عام مردوں کو ایصال ثواب ان کی مغفرت اور بخشش کے کام آتا ہے، گناہوں کی معافی ہوتی ہے لیکن انبیاء واولیاء

کی بارگاہ میں ثواب کا ہدیہ بھیجنے سے اللہ پاک درجات بلند فرماتا ہے اور ان کے طفیل ہدیہ بھیجنے والے پر رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سبھوں کو ان بزرگوں کے ادب واحترام کا سلیقہ عطا فرمائے۔ آمین

**محرم الحرام اور رجب کے کونڈے :**

محرم الحرام کی اہمیت وعظمت مسلم ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دنیا میں تشریف آوری سے قبل بھی یہ ماہ محترم تاریخی عظمتوں کا حامل رہا ہے۔ دنیا کی پیدائش سے لیکر قیامت تک جتنے عظیم انقلابات رونما ہوئے یا ہونگے وہ اسی مہینہ میں۔

حضرت امام حسین علی جدہ وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی شہادت عظمیٰ نے اس میں اور بھی چار چاند لگایا اور مذہب اسلام کو حیات بخشنے کے ساتھ ساتھ اس مہینے کو بھی دائمی شہرت عطا کردی۔ اس مہینے میں اہلسنت وجماعت کے خواص وعوام مختلف طریقوں پہ اذکار طیبہ، اعمال حسنہ کرتے آرہے ہیں اور اس کا ثواب حضرت سید الشھدا کے ساتھ ساتھ دیگر شہداء کربلا کو ایصال کرتے رہے ہیں۔ اس میں شربت، سبیل، کھچڑا، مالیدہ، توشہ کی نیاز ہوتی ہے۔ اور کچھ مخصوص جگہوں پر کونڈے بھی بھرے جاتے ہیں۔ جو مولیٰ علی کرم اللہ وجہ الکریم، حضرت عباس علمدار کے نام سے نذر کرتے ہیں۔ اسے کونڈا کہنے کی وجہ صرف یہ ہے کہ مٹی کے برتنوں میں شیرنی رکھی جاتی ہے۔ جنھیں سفید چادروں سے ڈھک دیا جاتا ہے۔ ان میں پھول، عطر اور کچھ خیرات کے پیسے رکھ دیئے جاتے ہیں۔ پیسے فقراء کو نذر کردئے جاتے ہیں اور شیرنی حاضرین میں تقسیم کردی جاتی ہے۔ یہی حال رجب کے کونڈے کا بھی ہے جو طریقۂ کار کی کچھ تبدیلی کے ساتھ حضرت سیدنا امام جعفر صادق بن حضرت سیدنا امام باقر بن سیدنا امام زین العابدین بن سیدنا امام حسین بن حضرت سیدنا مولیٰ علی کرم اللہ وجہ کے نام

نذر کئے جاتے ہیں۔عوام الناس میں اسکی بڑی شہرت ہے۔تقریباً ہر گھر میں یہ عمل جاری ہے ۔ادھر کچھ دنوں سے اس نذر کی مخالفت میں بھی شدت آ گئی ہے۔وہ حضرات جو نذر و نیاز کے سرے سے قائل ہی نہیں جنھیں عرف عام میں وہابی کہا جاتا ہے مخالفت میں پیش پیش ہوتے تو ہم سمجھتے کہ یہ اپنے عقیدے سے مجبور ہیں لیکن زیادہ حیرت کی بات یہ ہے کہ جو لوگ خود کو مسلک اہلسنت و جماعت کے معمولات کا نگہبان سمجھتے ہیں وہی درپئے آزار ہیں کئی تحریریں دیکھنے اور کئی تقریریں سننے کا اتفاق ہوا اعتراض میں جدت اور مزاج میں شدت کے سوا کچھ نہ پایا چند اعتراضات کی نشاندہی کر دیتا ہوں اس کے ہمراہ مختصر جواب بھی۔

۱۔ حضرت جعفر صادق نام کے کون سے بزرگ ہیں پتہ نہیں تحقیقی طور پر بہت سے لوگوں نے ان کے نسب پر طعن کیا ہے۔

یہ اعتراض ہی قابل توجہ نہیں کیونکہ حضرت سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شخصیت اور آپ کا نسب نامہ سورج سے زیادہ روشن ہے۔شجرۃ الانساب اور تاریخ کی معتبر کتابیں آپ کے حالات میں بھری پڑی ہیں آپ خاندان اہلبیت کے بارہ اماموں میں سے ایک ہیں آپ حضرت امام باقر رضی اللہ عنہ کے صاحبزادہ حضرت سیدنا امام زین العابدین کے پوتا اور امام موسیٰ کاظم کے والد ہیں جن کی نسل پاک کو تابعین، فقہاء، علماء، محدثین نے سلسلۃ الذہب (سونے کی زنجیر) کہا ہے۔اسی کے ساتھ معترض کا علمی معیار بھی متعین کیا جا سکتا ہے۔

۲۔ یہ فاتحہ روافض کی ایجاد کردہ ہے وہ اندھیری رات میں یہ فاتحہ کیا کرتے تھے اور اپنے ہم خیال لوگوں کو اس دعوت میں شریک کرتے تھے۔حکومت اسلامیہ کے خلاف سازشیں کرتے تھے اسی لئے یہ فاتحہ بند کمروں میں کرتے تاکہ دوسروں تک یہ خبر نہ پہونچے۔

پتہ نہیں معترض نے یہ خودساختہ تاریخ کس عہد اور کس علاقہ کی بیان کی ہے۔ اگر اس فرضی تاریخ کو کسی حد تک صحیح بھی مان لیا جائے تو فاتحۂ مذکورہ اور اس کے طریقۂ کار پر کیا اثر پڑے گا اور اسے ناجائز کے کس خانہ میں رکھا جائیگا۔ ظاہر ہے کہ عوام اہلسنت اسے خاندان اہلبیت کی ایک عظیم المرتبت شخصیت کے نام بطور ایصال ثواب نذر کرتے ہیں۔ پیش کردہ حالات وواقعات سے دور کا بھی تعلق نہیں پھر ناجائز کیوں ہوگا۔ جس طرح دیگر فاتحہ جائز ہے اسی طرح یہ بھی جائز ہے صرف اس بناء پر کسی کار خیر سے روک دینا کہ وہ گمراہ جماعت کے افراد کرتے ہیں کسی حال میں بھی درست نہیں اور یہ مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ (جو کسی قوم کی مشابہت کرے وہ انہی میں سے ہے) کے تحت داخل نہیں۔ اگر صرف اسی کو دلیل بنالی جائے کہ فلاں گمراہ جماعت ایسا کرتی ہے تو ہم نہیں کریں گے تو بہت سارے فرائض وواجبات کو چھوڑنا ہوگا۔ حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ بلکہ دیکھنا یہ ہے کہ جو عمل کیا جارہا ہے وہ کتاب و سنت اور اجماع کے خلاف تو نہیں اگر ہے تو ترک کیا جائیگا۔ نہیں ہے تو قبول کیا جائیگا۔

۳ لوگوں کا تبرک کھانے کے بعد اسی جگہ ہاتھ دھلانا ایک خاص کپڑے میں ہاتھ پونچھنا، پھر کونڈیلی دفن کرنا یا زیر آب کرنا یہ سب باتیں فضول ہیں اور اسراف؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑی کوئی ذات نہیں جب ہم ان کی فاتحہ میں یہ سب کچھ نہیں کرتے تو اور کسی دوسرے کی فاتحہ میں کیسے درست ہوسکتا ہے۔

میں نے اس سے پہلے عرض کیا ہے کہ آداب واحتیاط کی یہ سب صورتیں ہیں اس کا جائز وناجائز سے کیا تعلق ہے؟ کونڈیلی کو دفن کرنا یا زیر آب کرنا یہ بھی آداب واحتیاط کی بنا پر ہے۔ اس میں کھانا رکھکر قرآن کی تلاوت کی گئی ہے، طیب و طاہر مقصد کے لئے اس کا استعمال ہوا ہے اگر یوں ہی اسے ڈال دیا گیا یا مصرف میں لایا گیا تو ہوسکتا ہے کہ ناپاک

چیزوں کے لئے استعمال کرلیا جائے پیشاب، پاخانہ میں ڈال دیا جائے تو اس سے بہتر یہ ہے کہ اسے زیر آب کر دیا جائے۔ عام طور پر گھروں میں دیکھا جاتا ہے کہ لوگ پرانے برتنوں کو بے مصرف سمجھکر پلید چیزوں کے لئے استعمال کرتے ہیں اسلئے اس سے بچنا بہتر ہے۔

رہی بات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تقاضۂ ادب کی تو سارا قرآن آپکی بارگاہ کے آداب کا معلم ہے اور صحابۂ کرام رضوان اللہ علیھم کی ساری زندگی اس کی عملی تفسیر ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نعلین پاک سے لگی دھول بھی اہل ایمان کے لئے سرمہ منگاہ ہے۔ آپ کی فاتحہ کی چیزوں کا استعمال اس سے ہزار گنا زیادہ ادب کا متقاضی ہے۔ حضرت محدث اعظم کچھوچھوی فاضل بریلوی مولانا احمد رضا خاں علیہ الرحمہ کے ایک واقعہ میں لکھتے ہیں کہ ایک بار اُن کے یہاں غوث اعظم کی نذر کی ہوئی شیرنی میں سے تقسیم کے دوران کچھ ریزے زمین پہ گر گئے حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی مسند سے اتر گئے زمین پر دوزانوں بیٹھ کر ان ریزوں کو اپنی زبان پر اٹھالیا یہ ہیں اہل عشق و محبت کے آداب۔ لہذا اگر کوئی شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی فاتحہ میں انہی آداب و شرائط کو معمول بناتا ہے تو زیادہ احسن ہے۔

**طریقۂ فاتحہ :** قرآن پاک میں سے جتنا بھی پڑھکر ایصال ثواب کر دیا جائے تو فاتحہ ہو جائیگی۔ لیکن ہمارے بزرگان دین اور اسلاف کرام نے جن مخصوص سورتوں کو پڑھکر ایصال ثواب کرنے کا طریقہ رائج کیا ہے وہ بہر حال احسن و بہتر ہے لہٰذا ان کے تفصیلی اور اجمالی دونوں طریقوں کا بیان اپنے اس رسالہ میں کئے دیتے ہیں تا کہ حالات کے پیش نظر اجمال و تفصیل جسے چاہیں اختیار کر سکیں۔

**فاتحہ کا تفصیلی طریقہ :** فقہ حنفی کی مشہور و معروف کتاب شامی باب القرآۃ للمیت بعد

الدفن میں ایصال ثواب کے لئے قرآن کی تلاوت کی بابت یوں آیا ہے کہ :

سورۂ فاتحہ، آلٓم سے مُفلِحُون تک۔ آمن الرسول سے سورۂ بقرہ کی آخری آیات تک، آیۃ الکرسی، سورۂ یٰسین، سورۂ ملک سورۂ تکاثر اور سورۂ اخلاص (قل ھو اللہ احد) بارہ مرتبہ یا گیارہ مرتبہ سات مرتبہ، یا تین مرتبہ پڑھے اور اس کا ثواب میت کو بخش دے۔

**فاتحہ کا آسان طریقہ :** ایک مرتبہ قُلْ یا ایھا الکافرون تین مرتبہ قل ھو اللہ احد ایک مرتبہ قل اعوذ برب الفلق ایک مرتبہ قل اعوذ برب الناس ایک مرتبہ الحمد شریف اور پھر آلٓم سے مفلحون تک پڑھے۔

پھر اس کے بعد یہ پڑھے۔ وَاِلٰھُکُمْ اِلٰـهٌ واحِدٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ۝ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِیْبٌ مِنَ الْمُحْسِنِیْنَ ۝ وَمَا اَرْسَلْنَاكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ ۝ مَاکَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَ لٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ۝ و کَانَ اللّٰه بُکلّ شئیٍ عَلِیْما ۝ اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلَا ئِکَتَه یُصَلُّوْنَ علیٰ النَّبِیِّ یا اَیُّھَاالَّذِیْنَ آمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۝ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا یَصِفُوْنَ وسَلامٌ عَلیٰ الْمُرْسَلِیْنَ ۝ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

آیات مذکورہ پڑھنے کے بعد دونوں ہاتھوں کو اٹھا کر عرض کرے، کہ کریما، بندہ نوازا، میں نے قرآن کریم کی جن آیات کی تلاوت کی ہے اور جو کچھ سامنے رکھا ہوا ہے اپنی شان کریمی کے مطابق اس کا ثواب حضور سرور کائنات فخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مقدس کو نذر عطا فرما کر آپ کی جملہ اہلبیت، ازواج مطہرات رضی اللہ عنھن کی ارواح پاک کو جملہ انبیاء و مرسلین علیھم السلام، جملہ صحابۂ کرام۔ تابعین، تبع تابعین، ائمۂ مجتہدین،

جمیع اُمت مصطفیٰ کی ارواح کو اس کا ثواب پہنچا۔

اگر کسی خاص ولی یا بزرگ کے نام سے فاتحہ کر رہا ہو تو ان کا نام لے مثلاً یہ کہے کہ بالخصوص سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی روح پاک کو نذر کرتا ہوں ۔ یا حضور سلطان العارفین شہباز محمد بھاگلپوری علیہ الرحمہ کی روح کو اس کا ثواب نذر کرتا ہوں۔

اور کسی عام آدمی کے نام فاتحہ کر رہا ہو تو اس کا نام لیکر یوں کہے کہ اللہ اس کی روح کو ثواب پہنچا اور اسکی مغفرت فرما کر اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرما۔ برحمتک یا ارحم الرحمین۔

## ترکیب ختم خواجگان :

یہ معمولاتِ مشائخ میں مروج ہے۔ مشکلات کی آسانی کے لئے دشوار مسائل کے حل کے لئے ختم خواجگان کیا جاتا ہے اور ہفت خواجگان کی ارواح کو نذر پیش کیجاتی ہے اور بارگاہ الٰہی میں ان کے وسیلے سے دعاء کیجاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان اصحاب کی برکت سے ہماری فلاں فلاں مشکلوں کو آسان کردے اور ہماری حاجتیں پوری کرے ۔ ختم خواجگان مسلسل تین روز تک کرنا چاہئے۔

خواجگان کے اسماء حسب ذیل ہیں :

۱۔ حضرت سیدنا خواجہ بہاء الدین نقشبند قدس سرہٗ

۲۔ حضرت سیدنا خواجہ عبدالخالق غجدوانی قدس سرہٗ

۳۔ حضرت سیدنا خواجہ یوسف ہمدانی قدس سرہٗ

۴۔ حضرت سیدنا خواجہ علی رامتینی قدس سرہٗ

۵۔ حضرت سیدنا خواجہ عارف ریوگری قدس سرہٗ

۶۔ حضرت سیدنا خواجہ ابوالحسن خرقانی قدس سرہٗ

۷ حضرت سیدنا خواجہ بایزید بسطامی قدس سرہ

جو شخص اس ختم کو تین روز برابر پڑھیگا خداوند تعالیٰ ایک ہزار ایک حاجت روا فرما دے گا خلوص نیت، یقین کامل، اور طہارت ظاہری و باطنی شرط ہے۔

ترکیب ختم جواجگان درود شریف سو بار، سورۂ فاتحہ باتسمیہ سات بار، سورۂ الم نشرح باتسمیہ انہتر (۶۹) بار، سورۂ اخلاص باتسمیہ ایک ہزار ایک بار بعدہ سورۂ فاتحہ باتسمیہ سات بار، درود شریف سو (۱۰۰) بار حسب مقدور شیرینی پر فاتحہ پڑھکر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرات خواجگان کے نام ایصال ثواب کرے اور ان کے وسیلے سے بارگاہ الٰہی میں اپنی حاجت روائی کی دعاء کرے، شیرنی نیک لوگوں اور بچوں میں تقسیم کر دے۔

ختم قادریہ :

اکثر پیران طریقت سے واسطے بر آمد مطالب اہم وحصول مقاصد وکشائشِ کار مروی ہے عروج ماہ (چاند نکلنے سے چودہ تاریخ تک ایام عروج میں داخل ہیں) میں روز پنجشنبہ (جمعرات) سے شروع کرے تین روز متواتر پڑھا جائے۔

ترکیب ختم قادریہ :

اسکی ترتیب یہ ہے درود شریف ایک سو گیارہ بار سورۂ فاتحہ مع تسمیہ ایک سو گیارہ بار کلمۂ تمجید ایک سو گیارہ بار، سورۂ اخلاص ایک سو گیارہ بار، درود شریف ایک سو گیارہ بار پڑھے۔ پاک ظروف پاک جگہ، پاک لباس کا بہت زیادہ خیال رکھیں۔ شیرینی پاکیزگی کے ساتھ گھر میں تیار کریں یہ ممکن نہ ہو تو مسلمان کی دکان سے لائیں، فاتحہ حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مع اہلبیت اطہار وازواجِ مطہرات ساتھ ہی پیران طریقت سلسلۂ عالیہ قادریہ کی نذر کرے۔ بارگاہ الٰہی میں ان کے وسیلے سے دعاء کرے اور اپنی

دشواریوں اور پریشانیوں میں اللہ کی مدد چاہے۔

**ختم غوثیہ** : عروج ماہ میں پنجشنبہ (جمعرات) یا جمعہ سے آغاز کرے پہلے طہارت کامل حاصل کرے۔لباس اور مکان کوممکن حدتک پاکیزہ وصاف رکھے۔پھر کامل اعتقادیقین کے ساتھ دو رکعت نفل نماز ادا کرے ہر رکعت میں بعد فاتحہ گیارہ بار سورۂ اخلاص پڑھے۔بعد سلام ایک سوگیارہ بار یہ درود شریف پڑھے

اللّٰهم صَلِّ عَلیٰ سیّدِنا مُحَمَّدٍ مَعْدِنِ الجُوْدِ وَالْكَرَمِ وَعَلیٰ آلِ سَیِّدِ نَا مُحَمَّدٍ وَ بَارِكْ وَسَلِّمْ بعدہٗ ایک سوگیارہ بار کلمۂ تمجید، گیارہ بار سورۂ اخلاص باتسمیہ، بعد ایک ہزار ایک سوگیارہ بار یا شَیْخَ الثَّقَلَیْنِ عَبْدَالْقَادِرِ جِیْلَانِیْ شَیْئًا لِلّٰهِ بعدہٗ گیارہ بار یہ بیت پڑھے :

غوث ہی بابا غوث ہی مائی غوث ہی غوث پکارو بھائی
غوث ہی رونجی، غوث ہی پونجی غوث ہی سب مشکل کی کونجی
میرے سر پر غوث کا چھتر میرا دشمن جائے نکھتر

**اس کے بعد ایک ہزار ایک سوگیارہ بار درود مذکور پڑھکر فاتحہ غوث الثقلین، محی الدین عبدالقادر جیلانی کی دیجائے اور عرض مدعا کیا جائے کہ اللہ تعالیٰ حضور غوث اعظم کے طفیل مہماتِ دینی و دنیاوی کو آسان فرما۔شیرینی نیک متقی لوگوں اور بچوں میں تقسیم کر دیجائے۔**

**ختم شہبازیہ** :

ختم شہبازیہ دوطریقوں سے کیا جاسکتا ہے۔پہلا مختصراً اور دوسرا تفصیلاً پہلا طریقہ بعد نماز مغرب بارہ مرتبہ یہ درود شریف اللّٰهم صَلِّ وَسَلِّم عَلیٰ سَیِّدِ نَا مُحَمَّدٍ و

عَلیٰ آلِ سَیِّدِ نَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ ذَرَّۃٍ اَلْفَ اَلْفَ مَرَّۃٍ ٥

بارہ مرتبہ سورۂ فاتحہ باتسمیہ بارہ مرتبہ سورۂ اخلاص باتسمیہ بارہ مرتبہ کلمہ تمجید باتسمیہ بارہ مرتبہ یہ بیت پڑھی جائے۔

شہباز قطب وغوث فقیر است وہادیم۔ مسکین معیں غفور کریم است دائم

مخدوم جملہ عالم و بے شک وَلی رحیم۔ مولانا ایست درصفِ مردانِ خالقم

بعدہٗ بارہ مرتبہ درود پاک پڑھکر حسبِ مقدور شیرینی پر فاتحہ بہ ارواح حضور

رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم وحضور سلطان العارفین مخدومنا ومولانا شہباز محمد قدس سرہٗ نذر کرے۔ سلامتی ایمان وسلامتی اعمال درازئ عمر، صحت وتندرستی، شفائے امراض، حسن تربیت اولادگان کی دعاء کیجائے اور جو اپنے مقاصد ہوں ان کے لئے اسی بارگاہِ الٰہی میں آپ حضرات کے وسیلے سے دعاء کیجائے۔ (یہ ختم روزانہ کا معمول ہے)۔

## ختم شہبازیہ کلاں ہمراہ منت فاتحہ مقطعی

دوسرا طریقہ جو پیش کیا جارہا ہے یہ عموماً تین ماہ یا چھ ماہ یا سال میں ایک بار عمل میں لایا جاتا ہے۔

نوچندی جمعرات سے شروع ہوکر دوسرے جمعرات پر ختم ہوتا ہے۔

جب کوئی کار اہم درپیش ہو اور کسی طرح کی پریشانی لاحق ہو خواہ وہ دینی الجھنیں ہوں یا دنیاوی اس ختم کا پڑھنا بزرگوں کا معمول رہا ہے

تازہ غسل کرنے کے بعد پاک کپڑے پہن کر پاک جگہ گوشۂ تنہائی میں بیٹھکر خلوص نیت اور کامل اعتقاد کے ساتھ ختم پاک کو شروع کیا جائے۔

ایک ہزار ایک سو گیارہ بار درود مذکورہ۔ ایک سو گیارہ بار سورۂ فاتحہ باتسمیہ۔ ایک سو

عَلٰی آلِ سَیِّدِ نَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ ذَرَّۃٍ اَلْفَ اَلْفَ مَرَّۃٍ ۰

بارہ مرتبہ سورۂ فاتحہ باتسمیہ بارہ مرتبہ سورۂ اخلاص باتسمیہ بارہ مرتبہ کلمہ تمجید باتسمیہ بارہ مرتبہ یہ بیت پڑھی جائے۔

شہباز قطب وغوث فقیر است وہادیم۔ مسکین معین غفور کریم است دائم
مخدوم جملہ عالم و بے شک ولی رحیم۔ مولانا ایست درصفِ مردانِ خالقم

بعدہٗ بارہ مرتبہ درود پاک پڑھکر حسبِ مقدور شیرینی پر فاتحہ بہ ارواح حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وحضور سلطان العارفین مخدومنا ومولانا شہباز محمد قدس سرہٗ نذر کرے۔ سلامتی ایمان وسلامتی اعمال درازیٔ عمر، صحت وتندرستی، شفائے امراض، حسن تربیت اولادگان کی دعاء کیجائے اور جو اپنے مقاصد ہوں ان کے لئے اسی بارگاہِ الٰہی میں آپ حضرات کے وسیلے سے دعاء کیجائے۔ (یہ ختم روزانہ کا معمول ہے)۔

## ختم شہباز یہ کلاں ہمراہ منت فاتحہ مقطعی

دوسرا طریقہ جو پیش کیا جارہا ہے یہ عموماً تین ماہ یا چھ ماہ یا سال میں ایک بار عمل میں لایا جاتا ہے۔

نوچندی جمعرات سے شروع ہوکر دوسرے جمعرات پر ختم ہوتا ہے۔

جب کوئی کار اہم درپیش ہو اور کسی طرح کی پریشانی لاحق ہو خواہ وہ دینی الجھنیں ہوں یا دنیاوی اس ختم کا پڑھنا بزرگوں کا معمول رہا ہے

تازہ غسل کرنے کے بعد پاک کپڑے پہن کر پاک جگہ گوشۂ تنہائی میں بیٹھکر خلوص نیت اور کامل اعتقاد کے ساتھ ختم پاک کو شروع کیا جائے۔

ایک ہزار ایک سو گیارہ بار درود مذکورہ۔ ایک سو گیارہ بار سورۂ فاتحہ باتسمیہ۔ ایک سو

گیارہ بار کلمۂ تمجید۔ ایک سو گیارہ بار سورۂ الم نشرح۔ ایک سو گیارہ مرتبہ بیت مذکورہ۔

فسَهِّل یا اِلٰهی کُلَّ صَعْبٍ ❖ بِحُرْمَةِ سیدا لا برار سَهِّلْ۔

ایک سو بارہ مرتبہ رُباعی ذیل کی پڑھیں۔

شہباز قطب و غوث فقیر است ہادیم۔ مسکیں، معیں، غفور کریم است دائم

مخدوم جملہ عالم و بے شک ولی رحیم۔ مولانا الیست درصفِ مردانِ خاتم

ایک سو بارہ مرتبہ یہ حرز اَللّٰهُ صَمَدِیْ عَلَیْكَ مُعْتَمَدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَدَدِیْ هُوَ الْغَفُوْرُ هُوالْمِعُیْنُ اَغِثْنِیْ وَ اَمْدُدْنِیْ فِیْ قضاءِ حَاجَتِیْ یا مَوْلَوِیَّ الْمَعْنَوِیَّ سَیِّدِنَا شَهْبَازُ مُحَمَّدْ اِقْضِ حَاجَتِیْ۔ اقْضِ حاجتِیْ اِقْضِ حاجتِیْ بِالرَّضاءِ اللّٰه مَدِغُابعده' ایک سو بارہ مرتبہ درود پڑھکر ختم پڑھے حسب مقدور شیرنی پر بہ ارواح پاک حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مع آل واولاد ازواج اصحاب نذ گزارے و بروح پاک حضرت سلطان العارفین شہباز محمد قدس سرہ العزیز مع جمیع آل واولاد و ازواج و خلفایان و پیران سلسلۂ عالیہ شہبازیہ و جمیع سجادہ نشینان نذر پیش کرے، سر سجدے میں رکھے اور بارگاہ الٰہی میں ان حضرات کو وسیلہ بنا کر نہایت گریہ وزاری کے ساتھ اپنے گناہوں کی معافی چاہے اصلاح عقیدہ، سلامتی ایمان، نیکی اعمال، فارغ البالی خوشحالی، صحت جسمانی و روحانی شفائے امراض و بلندی درجات کی دعاء کرے پھر جو مشکلات ہوں اسے بارگاہ الٰہی میں رو رو کر بالتفصیل عرض کرے اور اللہ پاک کی مدد چاہے پھر سجدہ سے سر اٹھائے اور حضور سلطان العارفین کی روح پاک کی طرف متوجہ ہو کر عرض کرے کہ آپ بارگاہ الٰہی میں ہمارے حق میں دعائے خیر فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کی آل پاک کے وسیلے اور طفیل مین مجھ پر رحم فرمادے۔

میری مشکلوں کو آسان کردے اور میرا یہ کام (اس جگہ اپنے مقصد اور کام کا نام لے) پورا فرمادے تو ہم آپ کی بارگاہ میں پسندیدہ نذر مقطعی پیش کریں گے۔

نوٹ: نذر کے دو طریقے ہیں یا تو مقصد کی تکمیل کے بعد مقطعی کی نذر پیش کیجائے۔ یا نصف تکمیل سے قبل اور نصف تکمیل مقصد کے بعد۔ مقطعی کی نذر پیش کرنے کے لئے حضور صاحب سجادہ خانقاہ شہبازیہ سے رجوع کرنا ضروری ہوتا ہے۔ یہ نذر انہی کے زیر اہتمام پیش کی جاتی ہے اور وہی اسکے مجاز ہیں۔

## فاتحہ ہفت سلطان

اگر کسی کو کوئی حاجت درپیش ہو مذکورہ طریقہ پر فاتحہ ہفت سلطان ادا کرے انشاء اللہ کشود کار ہوگا آسانیاں پائیگا۔

## طریقہ

جمعرات کو بحضور قلب معطر و پاکیزہ جسم ولباس و مکان کے ساتھ سات مرتبہ سورۂ یٰسین تلاوت کرے اور ان سات سلطانوں کی ارواح کو بخشے دوسرا جمعہ نہ ہونے پاوے کہ اس کا کام بن جائیگا خلوص نیت و اعتقاد شرط ہے۔

### سلاطین کے اسماء یہ ہیں:

۱ے حضرت سلطان ابوسعید

۲ے حضرت سلطان بایزید بسطامی

۳ے حضرت سلطان محمد صلابت

۴ے حضرت سلطان اسماعیل سامانی

۵ے حضرت سلطان سنجر مازی

۶۔ حضرت سلطان ابراھیم ادہم

۷۔ حضرت سلطان محمود غزنوی

رحمھم اللہ تعالیٰ علیھم اجمعین

اسکے بعد دو رکعت نماز بہ نیت نفل ادا کرے اور خشوع و خضوع کے ساتھ دعاء کرے انشاء اللہ تعالیٰ دعاء مستجاب ہوگی۔

## نذر قضائے حاجات

دو رکعت نماز قضائے حاجت ادا کی جائے ہر رکعت میں بعد فاتحہ گیارہ بار سورۂ اخلاص پڑھے بعد سلام درودِ غوثیہ ایک سو گیارہ بار، کلمہ طیبہ ایک سو گیارہ بار، سورہ اخلاص ایک سو گیارہ بار اور یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیاً لِلّٰہ ایک سو گیارہ بار اسکے بعد یہ اسمائے گرامی حضور سیدنا غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ مع خطابات پڑھے :

۱۔ یا شیخ محی الدین

۲۔ یا ولی محی الدین

۳۔ یا سید محی الدین

۴۔ یا سلطان محی الدین

۵۔ یا بادشاہ محی الدین

۶۔ یا مخدوم محی الدین

۷۔ یا مولانا محی الدین

۸۔ یا خواجہ محی الدین

۹۔ یا محبوب محی الدین

۱۰ یاغریب مرجع الفقراءمحی الدین

۱۱ یادرویش محب المساکین محی الدین

پھر کہے یاغوث الثقلین محی الدین اَغثنِیُ وَ امُدُدنی فِیُ قَضَاءِ حَاجَتِیُ اِشُفَعُ یَا وَلِیَّ اللّٰه کُن وَاسِطَۃً بَیُنِیُ و بَیُنَ اللّٰهِ یا سید محی الدین ہر ایک اسم گیارہ گیارہ بار پڑھے اسکے بعد فاتحہ اس ترتیب سے پڑھے :

درودغوثیہ گیارہ بار، سورۂ فاتحہ سات بار، قل ھواللہ شریف گیارہ بار، پھر درودغوثیہ گیارہ بار پڑھکر ختم کرے اور حاجت کی دعاء مانگے نیاز بقدر استطاعت گیارہ روپئے یا بیس روپئے یا باسٹھ روپئے یا ایک سو گیارہ روپئے کی دلائے ۔ ترکیب عمل یہ ہے کہ ختم شریف پڑھتے وقت خوش عقیدہ نیک اور صالح احباب کے ہمراہ پڑھے ۔ سفید چاندنی بچھائے اس پر رقم مذکور کی نیاز کا حلوہ بنا کر رکھے اور خوشبو وغیرہ مَل کر پڑھنے میں مشغول ہو یہ عمل اتوار کے دن کرے تو بہتر ہے ورنہ جمعہ کی شب میں انشاءاللہ کامیابی ہوگی۔

## فاتحہ چار خواجگان

نوٹ: ام الصبیان جسے ہندی میں مسان ، مرگی ، جموگہ بھی کہا جاتا ہے ان سے بچوں کو محفوظ رکھنے کے لئے یہ عمل مذکور نہایت مجرب ہے۔

خواجہ عبد الکریم مغربی    خواجہ عبد الرحیم مشرقی    خواجہ عبد الرشید شمالی

خواجہ عبدالجلیل جنوبی    ان چاروں ناموں کو لکھ کر بچوں کے گلے میں ڈال دے اور ہر مہینے کی چار تاریخ چاند کے اعتبار سے جب آئے حلوہ پکا کر پاک جگہ خوشبویات سے معطر کر کے ان بزرگوں کی فاتحہ دلادے۔ اور غریبوں کو کھلا دے اور ان سے برکت کی دعاء کرائے۔

طریقہ فاتحہ میں ۔ الحمد شریف آیۃ الکرسی سورہ اخلاص درود شریف اول و آخر پڑھکر

ثواب ان بزرگوں کی روح کو بخشے چار رجب جوان بزرگوں کی وفات کا دن ہے ان میں خاص طور سے فاتحہ کا اہتمام زیادہ کرے اور غریبوں میں تقسیم کرے۔

## توشہ حضور سیدنا غوث اعظم

توشہ کی یہ نذر تمام مقاصد ومطالب کے حصول کے لئے مفید ومجرب ہے اس کا طریقہ یہ ہے کہ مقررہ مقدار کا نصف حصہ کا توشہ تیار کر کے حصول مقصد سے پہلے فاتحہ دلائے اور نصف حصول مقصد کے بعد ادا کرے۔

مندرجہ ذیل چیزوں کو حلوہ میں شامل کرے اور احسن طریقے سے فاتحہ دلا کر پرہیز گار لوگوں کو کھلائے اور سب باوضو انتہائی احتیاط کے ساتھ پاک مقام پر بیٹھکر کھائیں شیرینی کا ریزہ ادھر ادھر نہ گرے بعد میں طالب کے مقصد کے لئے غوث اعظم کے وسیلے سے اللہ پاک کی جناب میں انتہائی خشوع وخضوع کے ساتھ دعاء کرے۔

ان چیزوں سے حلوہ تیار کرائے :

میدہ گندم ۵ سیر
شکر ۵ سیر
گھی ۵ سیر
مغز بادام ۱ سیر
پستہ ۱ سیر
- ناریل ۱ سیر
قرنفل (لونگ) اچھٹاک
الائچی چھوٹی اچھٹاک
دارچینی اچھٹاک

# فاتحہ بزرگان در ماہِ محرم الحرام

یکم محرم تا عاشورہ - نذر امامین کریمین سیدنا امام حسن، سیدنا امام حسین علیٰ جدہٖ علیہ الصلوٰۃ والسلام مع ازواج مطہرات، مع اہلبیت و جمیع اعوان و انصار و شہدائے دشت کربلا۔
سبیل، شربت، مالیدہ، توشہ کھچڑا و شیرینی و طعام کے ذریعہ نذر کی جائے۔

۱رمحرم الحرام - شہادت امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ

۳رمحرم الحرام - حضرت شیخ ابوالحسن بن یوسف قدس سرہٗ

۶/۵رمحرم الحرام - حضرت بابا فرید الدین گنج شکر قدس سرہٗ پاکپٹن (پاکستان)

۸رمحرم الحرام - حضرت مرزا مظہر جانِ جاناں شہید قدس سرہٗ

۱۳رمحرم الحرام - حضرت سید شاہ حمزہ مارہروی علیہ الرحمہ

۱۴رمحرم الحرام - حضرت خواجہ علو ممشاد بینوری علیہ الرحمہ

۱۴رمحرم الحرام - حضرت مولٰینا سید عبدالقدیر علیہ الرحمہ پیلی بھیت

۱۵رمحرم الحرام - حضرت سید المحد ثین مخدوم مولانا شاہ یٰسین سامانی قدس سرہٗ بہار شریف (پیرومرشد حضرت شہباز محمد قدس سرہ)، وشاہ عین الحق قادری بدایونی علیہ الرحمۃ

۱۷رمحرم الحرام - حضرت امام زین العابدین علیٰ جدہ وعلیہ الصلوٰۃ والسلام

۲۰رمحرم الحرام - حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ

۲۸رمحرم الحرام - حضرت سید مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہٗ کچھوچہ شریف
حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی قدس سرہٗ دہلی

۲۹رمحرم الحرام - حضرت مخدوم شیخ وجیہ الدین گجراتی بن نصر اللہ العلوی قدس سرہٗ احمد آباد
دادا پیر حضور سلطان العارفین شہباز محمد قدس سرہٗ

# فاتحہ بزرگان در ماہِ صفر المظفر

| تاریخ | | نام | مقام |
|---|---|---|---|
| ار صفر المظفر | - | حضرت سید حاجی وارث علی شاہ علیہ الرحمہ | دیوہ شریف |
| ۲ر " | - | حضرت حافظ جمال اللہ نقشبندی علیہ الرحمہ | رام پور |
| ۵ر " | - | حضرت خواجہ شاہ دانا نقشبندی علیہ الرحمہ | سورت، گجرات |
| ۷ر " | - | حضرت مولانا سید شاہ محمد حافظ شہبازی علیہ الرحمہ | بھاگلپور شریف |
| ۸ر " | - | حضرت مولانا سید شاہ فائق ثانی علیہ الرحمہ | بھاگلپور شریف |
| ۱۰ر " | - | حضرت شاہ عبد الرحیم محدث دہلوی علیہ الرحمہ | دہلی |
| ۱۱ر " | - | حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ | |
| ۱۲ر " | - | حضرت علامہ فضل حق خیر آبادی علیہ الرحمہ | خیر آباد |
| ۱۴ر " | - | حضرت مولانا سید شاہ قاضی طاہر قدس سرہٗ | بھاگلپور شریف |
| ۱۵ر " | - | حضرت مولانا الحاج سید شاہ عاسل ثانی قدس سرہٗ | بھاگلپور شریف |
| ۱۷/۱۶/۱۵ | - | عرس سراپا قدس حضور سلطان العارفین مخدومنا و مولٰینا شہباز محمد قدس سرہ النورانی | بھاگلپور شریف |
| ۱۸ر " | - | حضرت علی ہجویری داتا گنج بخش لاہوری علیہ الرحمہ | لاہور |
| ۲۰ر " | - | چہلم شریف حضرت شہدائے کربلا رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین | |
| ۲۲ر " | - | حضرت مولانا سید شاہ قاضی محمد حاذق اول قدس سرہ | بھاگلپور شریف |
| | | عرس حضرت شاہ مینا لکھنوی علیہ الرحمہ | لکھنؤ |
| ۲۵ر " | - | حضرت مولانا امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی قدس سرہٗ | |
| ۲۶ر " | - | حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت علیہ الرحمہ | |

حضرت مخدوم سید احمد پُرم پوش تیغ برہنہ علیہ الرحمہ　　امیر شریف

۲۷/ " - حضرت خواجہ عبد الواحد بن زید قدس سرہٗ

حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی علیہ الرحمہ　　سرہند شریف

۲۸/ " - شہادت حضرت سیدنا امام حسن علیٰ جدہٖ وعلیہ السلام

۳۰/ " - حضرت خواجہ بہاء الدین زکریا ملتانی قدس سرہٗ　　ملتان، پاکستان

## فاتحہ بزرگان در ماہِ ربیع الاول

۱/ربیع الاول - حضرت سیدنا امیر محمد القادری اجھری علیہ الرحمہ　　اجھر شریف

۲/ " - حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند قدس سرہٗ

۳/ " - حضرت خواجہ فضیل بن عیاض قدس سرہٗ

حضرت مولانا سید شاہ محمد حاذق ثانی قدس سرہٗ　　بھاگلپور شریف

۵/ " - حضرت سیدہ سکینہ بنت سیدنا امام حسین علیٰ جدہٖ وعلیہ السلام

۸/ " - سیدنا امام حسن عسکری علی جدہ وعلیہ السلام

۱۰/ " - حضرت سرمد شہید قدس سرہٗ　　دہلی

۱۱/ " - حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ

۱۲/ " - عید الاعیاد میلاد النبی ۔ زیارت موئے مبارک وغسل قدم رسول شریف در خانقاہ شہبازیہ بھاگلپور شریف

نوٹ: یکم ربیع الاول تا بارہ ربیع الاول درود شریف کی کثرت کی جائے باوضو رہنے کا ہمہ وقت خاص اہتمام کیا جائے۔ یتیم مساکین غرباء کی خدمت کیجائے۔ علماء وصالحین کی زیارت کی جائے۔ حسب اوقات پاکیزہ اور اچھے کپڑے استعمال کئے جائیں۔

۱۳/ " - عرس مخدوم علاء الدین صابر کلیری علیہ الرحمہ کلیر شریف

۱۴/ " - حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ

عرس خواجہ قطب الدین بختیار کاکی علیہ الرحمہ دہلی

۱۵/ " - حضرت ابوالفرح یوسف بن طرطوسی قدس سرہ'

۲۱/ " - حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ

۲۳ " - حضرت رابعہ بصریہ علیہا الرحمہ

۲۴/۲۳ " - شاہ کلیم اللہ ولی جہاں آبادی

۲۶/ " - سالار قافلۂ قلندراں حضرت بوعلی شاہ شرف قلندر قدس سرہ' پانی پت

نوٹ: حضرت قلندر صاحب علیہ الرحمہ کی سہ منی کی فاتحہ مشہور ہے جس میں آپکے ہمراہ چار یاران اور دیگر بزرگوں کے ساتھ ساتھ حضرت مولانا شہباز محمد قدس سرہ' کی فاتحہ بھی ہوتی ہے جیسا کہ آپکی وصیت میں آیا ہے آپ ہی کا قول ہے۔ ''آں شہباز ایست کہ بر کنگرۂ عرش می کند پرواز'' آپکی حسب ہدایت یک من نان تنک ویک من گوشت گاؤ ویک من جغرات یعنی ایک من آٹے کی روٹی جسکو دوستی روٹی کہتے ہیں ایک من بڑا گوشت اور ایک من دہی یہ فاتحہ کشائش کار کیلئے بہت مجرب ہے کام پورا ہونے کے بعد حضور صاحب سجادہ۔کی۔نذر اسکے اخراجات کئے جاتے ہیں انہیں کے زیر اہتمام یہ فاتحہ ہوتی ہے۔

## فاتحہ بزرگان در ماہِ ربیع الاخر

۳/ربیع الثانی - حضرت خواجہ حبیب عجمی قدس سرہ'

۱۱/ " - عرس حضور سیدنا غوث اعظم پیران پیر دستگیر علیہ الرحمہ

نوٹ: اس موقع پر خانقاہ شہبازیہ میں جم غفیر ہوتا ہے۔موئے مبارک نبی کریم صلی اللہ

علیہ والہ وسلم وموئے مبارک حضور غوث اعظم اور حضور سلطان العارفین مولانا شہباز محمد قدس سرہ کی دستار مبارک، تسبیح اور عصائے مبارک کی زیارت کرائی جاتی ہے اور اسی موقع پر سلسلۂ شہبازیہ میں داخل کیا جاتا ہے اور مریدین کیلئے شجرہ خوانی ہوتی ہے نیز میلاد غوثیہ ہوتی ہے۔

۱۴ / " - خواجہ ابو اسحاق شامی چشتی قدس سرہ

۱۵ / " - وصال حضرت مولانا سید احمد اشرف کچھوچھوی علیہ الرحمہ کچھوچھہ شریف

۱۷ / " - یہ تاریخ خصوصی طور پر حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی تاریخ وصال کے طور پر منائی جاتی ہے جو لوگ سلسلۂ شہبازیہ میں داخل ہونے یا شجرہ سننے سے رہ جاتے ہیں وہ اسی تاریخ میں مستفید ہوتے ہیں گیارھویں شریف کے علاوہ اس موقع پر بھی تبرک خانہ کھلتا ہے تبرکات پر پردے پیش کئے جاتے ہیں غوث اعظم کی نذر میں مالیدہ کا خوان، فیرنی اور روٹی پیش کی جاتی ہے اور حضور سلطان العارفین کی نذر میں مرغ خورمہ اور روٹی پیش کی جاتی ہے۔

۱۷ / " - عرس حضرت نظام الدین اولیا محبوب الٰہی زری زر بخش قدس سرہ دہلی

۲۲ / " - حضرت مولانا سید شاہ محمد ظہور قدس سرہ بھاگلپور شریف

" حضرت مولانا سید شاہ نعیم علیہ الرحمہ

۲۴ / " - حضرت خواجہ باقی باللہ دہلوی قدس سرہ دہلی

۲۹ / " - وصال حضرت فرید الدین عطار علیہ الرحمہ

## فاتحہ بزرگان در ماہِ جمادی الاول

۵؍جمادی الاول- مجاہد ملت مولانا حبیب الرحمٰن عباسی قادری علیہ الرحمہ دھام نگراڑیسہ

۸؍ " - حضرت مولانا سید شاہ محمد عاقل شہبازی قدس سرہٗ بھاگلپور شریف

نوٹ: آپکے ہی مزار مبارک پر نقش قدم رسول چسپاں ہے فرخ سیر بادشاہ نے دھلی بلا کر آپکو پیش کیا۔

۱۲؍ " - حضرت مولانا سید شاہ محمد سعید العالم قدس سرہٗ بھاگلپور شریف

۱۷؍ " - حضرت سید بدیع الدین قطب المدار زندہ پیر قدس سرہٗ مکن پور شریف

۱۹؍ " - حضرت سید عماد الدین قلندر علیہ الرحمہ پھلواری شریف

## فاتحہ بزرگان در ماہِ جمادی الاخر

۲؍جمادی الثانی - حضرت مولانا فضل رسول قادری بدایونی علیہ الرحمہ بدایوں شریف

۶؍ " - حضرت مولانا شاہ نیاز احمد چشتی علیہ الرحمہ بریلی شریف

۷؍ " - مخدوم المخادیم، سلطان العاشقین حضرت مولانا سید شاہ صفی اول سیالکوٹی علیہ الرحمہ سیال کوٹ

۸؍ " - حضرت مولانا سید شاہ صفی ثانی قدس سرہٗ بھاگلپور شریف

۱۳؍ " - حضرت مخدوم عبدالحق ردولوی علیہ الرحمہ

۱۴؍ " - وصال امام غزالی علیہ الرحمہ

۱۵؍ " - حضرت مولانا جلال الدین رومی عرف مولانا روم علیہ الرحمہ

۱۷؍ " - حضرت مولانا سید شاہ عابد اول قدس سرہٗ بھاگلپور شریف

۲۲؍ " - خلیفۂ اول سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

۲۶؍ " - حضرت عبدالواحد یمنی علیہ الرحمہ

# فاتحہ بزرگان در ماہِ رجب المرجب

۳ر رجب المرجب۔ حضرت خواجہ اویس قرنی عاشق رسول رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سیدنا امام علی نقی ہادی علیٰ جدہٖ وعلیہ السلام

حضرت خواجہ سید شریف زندنی علیہ الرحمہ دادا پیر حضرت خواجہ معین الدین چشتی علیہ الرحمہ

۴ر " – وصال حضرت امام شافعی علیہ الرحمہ

۶ر " – سلطان الہند حضرت سید معین الدین چشتی سنجری خواجہ غریب نواز علیہ الرحمہ — اجمیر شریف

۷ر " – سلطان الموحدین حضرت مولانا سید شاہ محمد عاصم قدس سرہٗ بھاگلپور شریف

۸ر " – حضرت شمس الدین ترک پانی پتی قدس سرہٗ — پانی پت

عرس حضرت موسیٰ سہاگ احمد قدس سرہٗ

۹ر " – مخدوم المشائخ حضرت مولانا سید شاہ محمد مختار اشرف سرکار کلاں قدس سرہٗ — کچھوچھہ شریف

۱۰ر " – عرس حضرت سید ابوالحسین نوری علیہ الرحمہ — مارہرہ شریف

۱۱ر " – حضرت سید شاہ علی حسین اشرفی میاں علیہ الرحمہ — کچھوچھہ شریف

۱۲ر " – وصال حضرت سیدنا عباس رضی اللہ عنہ عم رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم

حضرت شاہ منعم پاکباز قدس سرہٗ میتن گھاٹ — پٹنہ

۱۳ر " – حضرت سید سالار مسعود غازی علیہ الرحمہ — بہرائچ شریف

۱۴ر " – حضرت خواجہ حسام الدین جگر سوختہ علیہ الرحمہ — سام بھر شریف

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| ۱۵ر | " | - | وصال حضرت سیدنا امام موسیٰ کاظم علیٰ جدہ وعلیہ السلام | |
| ۱۶ر | " | - | حضرت مولانا سید محمد محدث اعظم ہند علیہ الرحمہ | کچھوچھہ شریف |
| ۱۷ر | " | - | سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی علیہ الرحمہ | بغداد شریف |
| ۱۸ر | " | - | حضرت مولانا سید شاہ سراج الحسن قدس سرہٗ | بھاگلپور شریف |
| ۲۲ر | " | - | فاتحہ کونڈا حضرت امام جعفر صادق علی جدہ وعلیہ السلام | |
| ۲۴ر | " | - | حضرت مخدوم علاء الحق پنڈوی علیہ الرحمہ | پنڈوہ شریف |
| ۲۶ر | " | - | شب معراج | |
| | | | وصال حضرت امام مسلم محدث ابوالحسن علیہ الرحمہ | |
| ۲۷ر | " | - | حضرت امام ترمذی علیہ الرحمہ صاحب ترمذی شریف | |
| | | | حضرت مولانا سید شاہ بشیر قدس سرہٗ | بھاگلپور شریف |

## بزرگان در ماہِ شعبان المعظم

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| ۲ر شعبان المعظم | | - | وصال حضرت نعمان بن ثابت امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمہ | |
| ۶ر | " | - | وصال حضرت امام عبدالرحمٰن نسائی علیہ الرحمہ (امام نسائی) | |
| | | | حضرت خواجہ سید فخر الدین چشتی علیہ الرحمہ | |
| ۷ر | " | - | حضرت شیخ ابوسعید مبارک ابوالخیر المخزومی پیر ومرشد حضرت پیران پیر غوث اعظم دستگیر علیہ الرحمہ | |
| | | | وصال حضرت مولانا سید شاہ رئیس العالم قدس سرہٗ | بھاگلپور شریف |
| ۱۱ر | " | - | حضرت مخدوم سید شاہ محمد درویش اشرف بیتھو شریف | گیا |
| ۱۱ر۱۲ر | " | - | عرس مخدوم احمد یحیٰ منیری قدس سرہٗ | منیر شریف |

۱۴/ " - شب برات

چراغاں وزیارت قبور وفاتحہ ارواح بزرگان واہل خاندان

۲۲/ " - حضرت مولانا سید شاہ شریف العالم قدس سرہ ٗ بھاگلپور شریف

## فاتحہ بزرگان درماہِ رمضان المبارک

۳/ رمضان المبارک - وصال خاتون جنت سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حضرت خواجہ سری سقطی قدس سرہ ٗ

حضرت امام ابن ماجہ علیہ الرحمہ

۵/ " - التارکین امام النارکین حضرت صوفی حمید الدین ناگوری علیہ الرحمہ دہلی

حضرت مولانا سید شاہ محمد شاہ عالم قدس سرہ ٗ

۹/ " - حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۰/ " - وصال ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

۱۴/ " - وصال حضرت شیخ محمد غوث گوالیاری علیہ الرحمہ گوالیار شریف

پرداداپیر حضرت مولانا شہباز محمد قدس سرہ

۱۷/ " - وصال ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

۱۷/۱۸ " - حضرت خواجہ سید نصیر الدین محمود روشن چراغ دھلوی علیہ الرحمہ دہلی

۱۸/ " - وصال بوقت جمعہ حضرت مولانا سید شاہ صفی العالم قدس سرہ ٗ بھاگلپور شریف

۲۱/ " - شہادت حضرت مولائے کائنات علی مرتضیٰ مشکلکشا کرم اللہ وجہ الکریم

۲۵/ " - وصال حضرت مولانا سید شاہ ولی العالم قدس سرہ ٗ بھاگلپور شریف

۲۷/ " - حضرت شیخ سلیم الدین علیہ الرحمہ

۲۷ر " - حضرت مولانا سید شاہ عبدالسلام دیوان صاحب قدس سرہٗ بھاگلپور شریف

۲۹ر " - حضرت امام محمد بن العاص علیہ الرحمہ

## فاتحہ بزرگان در ماہِ شوال المکرّم

۲ر شوال المکرّم - آئینہ ہند حضرت اخی سراج الدین علیہ الرحمہ مالدہ بنگال

۳ر " - وصال حضرت شیخ سعدی شیرازی علیہ الرحمہ

۵ر " - حضرت ابراہیم ادہم بلخی علیہ الرحمہ

مخدوم الملک حضرت شیخ شرف الدین احمد یحیٰ منیری بہار شریف

حضرت عبدالقدیر بدایونی علیہ الرحمہ بدایوں شریف

۷ر " - حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمہ دہلی

حضرت خواجہ امین الدین حبیرۃ البصری قدس سرہٗ

حضرت مولانا سید شاہ شعور قدس سرہٗ بھاگلپور شریف

۹ر " - حضرت امام محمد بن اسماعیل بخاری علیہ الرحمہ

حضرت مولانا سید شاہ محمد عاجل قدس سرہٗ بھاگلپور شریف

حضرت مولانا سید شاہ قاضی محمد وجیہ قدس سرہٗ "

۱۵ر " - حضرت سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سیدنا امام جعفر صادق علی جدہٖ علیہ الصلوٰۃ والسلام

۱۶ر " - حضرت ابوداؤد سلیمان علیہ الرحمہ

۱۷ر " - وصال حضرت امیر خسرو علیہ الرحمہ دہلی

## فاتحہ بزرگان در ماہِ ذی قعدہ

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۱۰/ذی قعدہ | - | وصال حضرت نور قطب عالم قدس سرہٗ | پنڈوہ شریف، بنگال |
| ۱۱/ " | - | حضرت مولانا سید شاہ موحد قدس سرہٗ | بھاگلپور شریف |
| ۱۶/ " | - | عرس حضرت بندہ نواز گیسو دراز قدس سرہٗ | گلبرکہ کرناٹک |
| ۲۰/ " | - | حضرت ابو العلیٰ نقشبندی چشتی قدس سرہٗ | |
| ۲۳/ " | - | حضرت امام موسیٰ علی رضا علی جدہ وعلیہ السلام | |
| ۲۴/ " | - | حضرت مولانا ضیاء الدین چشتی | جے پور، راجستھان |
| ۲۵/ " | - | حضرت مولانا سید شاہ فائق قدس سرہٗ | بھاگلپور شریف |

## فاتحہ بزرگان در ماہِ ذی الحجہ

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۱/ذالحجہ | - | حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنھما | |
| ۱/۲/ " | - | عرس حضرت شاہ اجمل الہٰ آبادی علیہ الرحمہ | الہٰ آباد |
| ۴/ " | - | حضرت دیوان ارزاں علیہ الرحمہ | پٹنہ سیٹی |
| ۵/ " | - | حضرت خواجہ سید احمد بخاری علیہ الرحمہ | بدایوں شریف |
| ۶/ " | - | والدہ حضرت نظام الدین اولیاء | دہلی |
| ۹/ " | - | شہید وفا حضرت امام مسلم بن عقیل رضی اللہ عنہ | |
| ۱۰/ " | - | سیدنا امام باقر علی جدہٖ وعلیہ الصلوٰۃ والسلام | |
| | | حضرت امام فخر الدین رازی علیہ الرحمہ | |
| | | حضرت مولانا سید شاہ محمد اشرف العالم قدس سرہ | بھاگلپور شریف |
| ۱۷/ | " - | حضرت مولانا سید شاہ جواد الحسن قدس سرہٗ | |
| ۱۸/ | " - | شہادت حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ | |

# ماخذ و مراجع


القرآن المجید

الصحیح البخاری : امیر المومنین فی الحدیث محمد بن اسمٰعیل بخاری

الصحیح المسلم : امام مسلم بن حجاج قشیری نیشاپوری

ابو داؤد : ابو داؤد سلیمان بن اشعت بن اسحاق

مشکوٰۃ شریف : امام محمد بن عبد اللہ الخطیب

روح البیان : علامہ اسمٰعیل حقی

کتاب الاذکار : امام ابوزکریا یحییٰ بن شرف النووی

درِ مختار : علامہ ابن عابدین شامی

اشعۃ اللمعات : شیخ عبد الحق محدث دہلوی

زبدۃ النصائح : شاہ ولی اللہ محدث دہلوی

فتاویٰ عزیزیہ : شاہ عبد العزیز محدث دہلوی

فیصلہ ہفت مسئلہ : حاجی امداد اللہ مہاجر مکی

فتاویٰ رشیدیہ : مولانا رشید احمد گنگوہی

DARUL ISHAT
Hazrat Moulana Wali-ul-Alam Academy
Khanquah Shahbazia, Mullachuk, Bhagalpur-2
Ph:N.0641-2423274